سحابِ کرم

مرتبہ

پروفیسر حافظ احمد بخش
(ایم۔ اے اکنامکس)

ناشر
مکتبہ الکرم ۸۲۔ شاپنگ سنٹر کچہری چوک گجرات

Marfat.com

سحابِ کرم

مرتبہ

پروفیسر حافظ احمد بخش
(ایم۔اے اکنامکس)

مکتبہ الکرم
۸۲۔ شاپنگ سنٹر کچہری چوک گجرات

ہماری ساری عرضداشت کا حاصل

بمنزل کوش مانند مہ نو
دریں نیلی فضا ہر دم فزوں شو

مقام خویش اگر خواہی دریں دیر
بحق دل بند و راہ مصطفی رو
صلی اللہ علیہ وسلم

اقبال

Marfat.com

عرضِ ناشر

ضیاءُ الامّت حضرت پیر محمد کرم شاہ الازہری کی ذات سے علم و نُور کا جو فیضان جاری ہے اس سے ایک زمانہ فیض یاب ہو رہا ہے۔ اندرونِ ملک اور بیرونِ ملک آپ کے ہزاروں شاگرد اور متعلقین دینِ حقہ کی اشاعت میں مصروفِ کار ہیں۔ اور آپ کے علمی، قلمی اور رُوحانی فیوض و برکات سے لاکھوں تشنگان اپنی پیاس بجھا رہے ہیں۔

میری خواہش تھی کہ حضرت ضیاءُ الامّت کے ارشادات اور تعلیمات کے فروغ کے لیے کام کیا جاتے۔ چنانچہ جب برادر محترم پروفیسر حافظ احمد بخش صاحب نے مجھے بتایا کہ حضرت ضیاءُ الامت کا ایمان افروز خطاب "عصرِ حاضر اور اُن کی ذمہ داریاں"، دارالعلوم محمدیہ غوثیہ کے فضلاء کے کنونشن ۸۶ء کی رپورٹ اور دارالعلوم کے فضلاء کے کوائف پر مشتمل ڈائریکٹری کی اشاعت کی جانی چاہیئے تو میری خوشی کی انتہا نہ رہی اور اسی جذبہ کے تحت یہ سعادت حاصل کر رہا ہوں۔ اس سلسلہ میں، مَیں صاحبزادہ محمد حفیظ البرکات شاہ صاحب مینجر ضیاءُ القرآن پبلیکشنز و ایگزیکٹو ایڈیٹر" ماہنامہ ضیائے حرم" لاہور اور محترم حافظ احمد بخش (ایم اے اکنامکس) کا تہہ دل سے ممنون ہوں جنہوں نے قدم قدم پر میری رہنمائی کی اور مَیں "سحاب کرم" کی اشاعت کی سعادت حاصل کرنے کے قابل ہوا۔ امید ہے۔ میری یہ کوشش آپ کو پسند آئے گی۔ اس میں اگر کہیں کوئی خامی رہ گئی ہو تو مجھے اس سے مطلع کر دیں۔ اور مستقبل میں اپنے قیمتی مشوروں سے ضرور نوازتے رہیے۔

محمد عبد اللہ

مینجر مکتبہ الکرم۔ کچہری چوک۔ گجرات

Marfat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

مقدمہ

ایک دن بی۔ اے کی کلاس میں طلباء کے ساتھ تربیتی سلسلہ میں گفتگو جاری تھی کہ ایک عزیز نے سوال کیا۔

"ہم اپنے بزرگوں سے سنتے آئے ہیں کہ فلاں فلاں خانقاہ سے متصل کسی زمانہ میں اتنے عظیم مدارس تھے کہ دورِ جدید کی کسی بھی یونیورسٹی سے انہیں کم مقام نہیں دیا جا سکتا لیکن تاریخ کے صفحات پر وہاں سے علمی اکتساب کرنے والوں کا تذکرہ نہیں ملتا آخر وجہ کیا ہے! یہ تاریخ دانوں کی ستم ظریفی ہے یا حادثات زمانہ"

سوال کی موافقت سے میں نے انہیں کو چند دلائل کے ذریعے اطمینان دلا دیا لیکن میں اپنے دل میں ایک خلش سی لے کر رہ گیا۔ آخر ہمارے ساتھ ایسا کیوں ہوتا ہے اور اگر اس دور میں ہو رہا ہے تو کم از کم مستقبل میں تو نہیں ہونا چاہیئے میں نے اسی دن سے پکا عہد کر لیا کہ دار العلوم محمدیہ غوثیہ بھیرہ شریف کے فارغ التحصیل علماء کے ساتھ ایسا نہیں ہو گا "انشاء اللہ"

اس سلسلہ میں دو قسم کے پروگرام میرے ذہن میں آئے۔

۱۔ فارغ التحصیل علماء کے تفصیلی سوانحی خاکے تیار کیے جائیں اس کے بارے میں نے دورہ حدیث شریف کے طلباء سے گزارش کی کہ وہ آخری مقالوں کے موضوعات کا انتخاب کرتے وقت اس چیز کو خصوصی اہمیت دیں چنانچہ عزیز حافظ اللہ یار

Marfat.com

نے اس سلسلے کا آغاز کیا ان کے علماء سے رابطہ کے نتیجہ میں تقریباً ایک صد علماء کے کوائف میسر آسکے جنہیں ایک کتاب کی صورت میں ترتیب دے دیا گیا ہے جو احباب باقی ہیں ان سے رابطہ کے لیے میں نے عزیز محترم مولانا محمد اکرم لاہوری سے گزارش کی ہے وہ یہ خدمت سرانجام دیں آخری ریڈ یٹنگ کے بعد میں ان ہر دو مقالات کو جلد ہی کتابی صورت میں آپ کے سامنے پیش کرنے کی سعادت حاصل کروں گا۔

۲۔ علماء کے بارے ایک مختصر سا شعبہ وار جائزہ مرتب کیا جائے جو کسی بھی تحقیق کے میدان میں بنیاد کا کام دے سکے یہ کام "سحابِ کرم" کی صورت میں آپ کے سامنے ہے اس کتابچہ کی ابتداء میں علماء کی شعبہ وار تعداد درج کر دی گئی ہے تاکہ پتہ چل سکے کہ وہ کس شعبہ میں فرائض سرانجام دے رہے ہیں اِسے مفید تر بنانے نظریاتی بنیادوں کو جلا بخشنے اور ماضی سے رشتہ استوار کرنے کے لیے حضرت ضیاء الامت مدظلہ العالی کے دو اہم ترین خطابات کے ساتھ ساتھ پچھلے کنونشن کی کارروائی بھی شامل کر دی گئی ہے دوران ترتیب کوائف کے حصول میں انتہائی مشکلات پیش آئیں لیکن کسی حد تک صحیح کوائف درج کرنے کی کوشش کی گئی ہے اگر کسی وجہ سے کوئی سہو ہو گیا ہے یا کسی دوست کے کوائف درج نہیں ہو سکے تو میں ان سے بطورِ خاص معذرت خواہ ہوں اصلاح اگلے ایڈیشن میں کر دی جائے گی کتابچہ کا نام سحابِ کرم اس لیے تجویز کیا گیا ہے کہ اب حضرت ضیاء الامت مدظلہ العالی کا علم و عرفان رحمت کی بارش کی صورت میں ہر جگہ فیض بار ہے اور اس کا عمل تعبیر دارالعلوم سے فارغ التحصیل ہونے والے علماء ہیں اس لیے علماء کے کوائف کو اسی نام سے موسوم کرنا ہی مناسب تھا۔

احمد بخش

جنرل سیکرٹری

جند اللہ بھیرہ شریف

Marfat.com

عصرِ حاضر

اور

ہماری ذمّہ داریاں

تقریر

حضرت پیر محمد کرم شاہ ایم اے (الازہر)

سجادہ نشین

بھیرہ شریف ضلع سرگودھا

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

الحمد للّٰہ رب العلمین والصلوۃ والسلام علیٰ شفیع المذنبین وخاتما لانبیاء والمرسلین وعلی الہ واصحابہ اجمعین ط

میں آج اس خصوصی محفل میں باوفا ساتھیوں اور عزیز از جان نوجوان، فضلاء کے سامنے اپنا دل کھول کر رکھنا چاہتا ہوں اور وہ کسک جو میں عرصہ سے شدت سے محسوس کر رہا ہوں۔ اُسے آپ کے سامنے بیان کرنے کی اجازت چاہتا ہوں تاکہ اگر میرے مجروح دِل پر کوئی مرہم رکھنے کی اہلیت رکھتا ہے میری اداس اور غمزدہ روح کو کوئی نوید راحت سنا سکتا ہے تو آگے بڑھے اور ایسا کر دکھائے، اور اگر میں اس اجتماع میں سے کسی کی توجہ اور ہمدردی مبذول نہ کرا سکوں تو پھر اپنی حرماں نصیبی پر جی بھر کر آنسو بہا سکوں۔

کوئی قافلہ منزل کے بغیر قافلہ کہلانے کا حق نہیں رکھتا۔ اسی طرح کسی متعین مقصد کے بغیر کوئی قوم اپنے آپ کو قوم نہیں کہلا سکتی۔ اور جب تک قوم کے دل میں اپنے مقصد سے جنون کی حد تک عشق نہ ہو، وہ نہ کوئی معرکہ سر کر سکتی ہے۔ اور نہ ناساعد حالات اور مخالف لہروں کا مقابلہ کر کے اپنی کامیابی اور ناموری کے جھنڈے گاڑ سکتی ہے۔ اسی طرح کوئی فرد خواہ وہ علمی اور فکری اعتبار سے کتنا عظیم کیوں نہ ہو۔ تعین مقصد اور اس کے حصول کے لیے مردانہ وار جدوجہد کے بغیر نہ اپنی خودی کی صحیح نشو ونما کر سکتا ہے نہ عروس گیتی کو سنوارنے میں کوئی حصہ لے سکتا ہے اور نہ اپنے خالق کی ان نعمتوں کا شکریہ ادا کر سکتا ہے۔ جن سے اس کریم نے اس کو مالا مال کیا ہے۔

ہیچ قوم زیر چرخ لاجورد
بے جنونِ ذوفنوں کارے نکرد

Marfat.com

خون ناب سے اس کو سینچا، اپنے زریں کارناموں سے اسلام کو چار چاند لگائے۔ اللہ تعالے کے نام کو بلند کرنے کے لیے سر بکف، کفن بدوش باطل کا مقابلہ کرنے کے لیے نکلے اور قیصر و کسریٰ کی وسیع مملکتوں پر اسلام کا پرچم لہرایا۔ اس کور باطن گروہ کا کام رات دن ان پاکبازوں پر الزام تراشی ہے جن کے نام سے اسلام کی عظمت اور سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شان رحمۃ للعالمینی کی روائتیں وابستہ ہیں ہماری بے خبری اور جہالت کے باعث یہ فتنہ بھی طاعون اور ہیضہ کی طرح تیزی سے پھیل رہا ہے۔ جو آیات منافقین کے حق میں اتری تھیں۔ بر سرِ عام انہیں صحابہ کرام پر چسپاں کیا جا رہا ہے۔

ان کے علاوہ ایک اور فتنہ بھی مصروف کار ہے جس کے پیش نظر تقدس نبوت اور احترامِ رسالت کے عقیدہ سے مسلمانوں کو محروم کرنا ہے ان کے سارے مذاکرے ان کے سارے مواعظ ان کی ساری تصنیفات اس ایک امر پر مرتکز ہو گئی ہیں کہ نبی کو اس کے مقام رفیع سے نیچے اُتار کر ایک عام انسان کے دوش بدوش کھڑا کر دیا جائے ان کی اس روش نے فتنہ انکار سنت کو جنم دیا ہے۔ وہ کسی کافر کو تو مسلمان کرنے کی ہمت نہیں رکھتے۔ البتہ مشرک سازی کی مہم چلانے میں یہ بڑے بیباک ہیں۔ تمام وہ آئتیں جو مشرکین عرب کے حق میں نازل ہوئی تھیں۔ ان کو غلامانِ مصطفٰے علیہ الطیب التحیۃ والثناء پر منطبق کرتے ہیں۔ اور ہر اس خوش نصیب کو جسے عشق حبیب کبریا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی دولت سرمدی ارزانی ہوئی ہے۔ اس کو دائرہ اسلام سے خارج کرنا اپنے موحد ہونے کے لیے شرطِ اول قرار دیتے ہیں۔

یہ سارے فرقے امت محمدیہ علیٰ صاحبہا افضل الصلوٰۃ والسلام کے سوادِ اعظم سے نکلے تھے۔ فتنہ پردازوں نے اسی ایوان رفیع الشان سے اینٹیں اکھاڑ اکھاڑ کر اپنے گھرانے تعمیر کر لیے۔ ابھی مزید ھدم و تخریب کا سلسلہ جاری ہے فتنہ و فساد برپا کرنے والے دلیر بھی ہیں اور عیار بھی۔ منظم بھی ہیں اور موقع شناس بھی انہوں نے جب

Marfat.com

اہل سنت کو مدہوش پایا۔ تو ان کی مدہوشی اور غفلت سے خوب فائدہ اٹھایا۔ بڑی چابک دستی اور ہنر مندی سے ان کی صفوں میں مزید انتشار پھیلاتے رہے۔ بڑی مہارت اور عیاری سے اپنے آپ کو متحد اور منظم کرتے رہے۔ ملکی صنعتوں پر چھا گئے۔ بڑے بڑے عہدوں کو ہتھیا لیا۔ کاروبار پر قبضہ جمایا۔ تعلیمی اداروں میں اپنی اجارہ داری قائم کی اور صحافت کے میدان میں تمام کلیدی مراکز پر اپنا تسلط جما لیا۔ وہ ہر لمحہ نہایت عقلمندی سے اپنے مشن کو آگے بڑھانے میں مصروف رہے۔ دنیاوی مناصب و مفادات کے حصول میں ان کی جماعت نے کیونکہ ان کا ساتھ دیا تھا۔ اس لیے وہ اپنی جماعت کی مالی حالت کو مستحکم بنانے کے لیے دل کھول کر چندے دیتے رہے۔

سوادِ اعظم اہل سنت و جماعت کے اکابر نے ظلمت کدۂ ہند کے گوشہ گوشہ میں اسلام کی شمعیں فروزاں کیں۔ ہر شہر ہر قصبہ اور ہر ایک دِہ سے لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ۔ کی صدائے دلنواز بلند ہونے لگی۔ اللہ اکبر کے نعرۂ مستانہ سے صحرا جنگل اور پہاڑ گونج اُٹھے۔ جن کے بزرگوں نے نو سو سال تک ہندوستان کی اسلامی مملکت کی سرپرستی کی اور جب بھی اور جہاں بھی الحاد و بے دینی نے سر اٹھانے کی کوشش کی۔ تو وہ حضرت احمد سرہندی بن کر نمودار ہوئے۔ باطل کے خس و خاشاک پر بجلی بن کر گرے اور اسے خاک سیاہ کر دیا۔ جن کے غیور اور بہادر علما و صلحاء نے ۱۸۵۷ء کے جہاد آزادی کی قیادت کی اور سینکڑوں کی تعداد میں درختوں کے تنوں کے ساتھ باندھ کر گولی سے اڑا دیئے گئے۔ صدہا جلاوطن کر دیے گئے اور ان کی کثیر تعداد جیلوں میں ٹھونس دی گئی۔ وہ جہاد جس نے انگریز کے استعمار کی بنیادوں کو لرزا دیا تھا۔ اس کی قیادت۔ شمع رسالت کے پروانے، درسِ محبت کے دیوانے حضرت مولانا فضل حق خیر آبادی نے فرمائی۔ اور اس کی سزا میں انہیں جزائر انڈیمان جلا وطن کر دیا گیا۔ اور وہیں آپ نے جامِ شہادت نوش فرمایا۔ پھر آپ کے اکابر نے ہی قائد اعظم کا

پوری ہمت اور دیانت سے ساتھ دیا۔ اور اپنے ایمان جنوں پرور کی قوت سے انگریز ہندو اور قوم پرست مولویوں کے عزائم مذمومہ کو ناکامی اور رسوائی سے دوچار کیا۔

اس عظیم، نجیب اور سعید سوادِ اعظم کا یہ حال دیکھ کر میرا دل خون کے آنسو روتا میں دیکھتا کہ صنعتیں دن بدن ان کے قبضہ سے نکلتی جا رہی ہیں۔ ان کے نوجوانوں پر اعلیٰ ملازمتوں کے دروازے اس ہوشیاری سے بند کئے جا رہے ہیں کہ اس محرومی کا کسی کو شعور تک نہیں اور جب تک پانی سر سے نہ گزر جائے گا شاید ہم اس شعور سے محروم رہیں گے۔ ہمارے نوجوانوں میں بے روزگاری بڑھتی چلی جا رہی ہے اور بیروزگاری و غربت کے باعث سینکڑوں دوسرے عیوب تیزی سے ان میں سرایت کرتے جا رہے ہیں۔

ان کے گنتی کے چند سکول اور کالج ہیں۔ وہ بھی قومی شعور سے بے بہرہ اور بیگانہ ہیں۔ ان کے دینی تعلیمی ادارے کس مپرسی کے عالم میں ہیں اور جمود تے ان کو ہر قسم کی تگ و دو سے محروم کر دیا ہے اور میدان صحافت سے تو گویا کسی منظم سازش کے تحت انہیں نکال باہر کر دیا گیا ہو۔

یہ حوصلہ شکن حالات اور سنگین مسائل تھے جو مجھے چاروں طرف سر اٹھاتے ہوئے نظر آئے میں یہ تصور کر کے کانپ گیا کہ اگر یہ صورت حال کچھ عرصہ جاری رہی تو معاملہ ہمیشہ کے لیے تلپٹ ہو جائے گا۔ یہ سوادِ اعظم جس کا میں ایک ادنیٰ فرد ہوں۔ جس کی محبت میرے رگ و پے میں سمائی ہوئی ہے۔ جس کے دینی عقائد کی حقانیت پر میرا پختہ یقین اور پکا ایمان ہے۔ میں یہ سمجھتا ہوں کہ انہوں نے دین کو جزوی طور پر قبول نہیں کیا۔ بلکہ کلی طور پر قبول کیا ہے۔ جن کے سینوں میں نورِ توحید درخشاں ہے جن کے دلوں میں عشق مصطفوی ﷺ کی شمع فروزاں ہے۔ جن کی روح صحابہ اہل بیت اولیائے ملت اور علماء ربانیین کی الفت سے سرشار ہے۔ وہ اگر خائب و محروم

Marfat.com

ہو کر زندہ رہنے پر مجبور کر دیجائیگی تو پھر کیا ہوگا!

میں یہ تصور کر کے لرز جاتا تھا، مجھے یہ احساس کچھ کرنے پر مجبور کرتا۔ اگر میرا بس چلتا تو ایسا صور پھونکتا اور بار بار پھونکتا تاکہ سارے سونے والے سُنتی جاگ اُٹھتے۔ اور اگر کوئی سونا چاہتا تو میں اس کے لیے سونا ناممکن بنا دیتا۔ اگر میرے مقدور میں ہوتا۔ تو میں ایسی دل دوز چیخ مارتا کہ پتھر دلوں میں شگاف ہو جاتے اور احساسِ زیاں سے سب بے چین و بے قرار ہو جاتے۔ طوفان بن کر آتا۔ اور فتنہ و فساد کے شعلوں کو بھسم کر کے رکھ دیتا۔ نسیم سحر بن کر چلتا، خوابیدہ غنچوں کو جگاتا۔ دل گرفتہ عنادل کو گدگداتا اور انہیں حیات آفرین نغموں پر مجبور کر دیتا۔ لیکن میں ایک ذرہ بے مقدار ایسا نہ کر سکتا تھا۔

مَیں نے سوچا۔ ملّت سے اپنی محبت کا اظہار کیسے کروں۔ اپنی وفاداری کا حق کیسے ادا کروں، مجھے اس کے ساتھ جو عشق ہے۔ اس عشق کی لاج کیسے رکھوں۔ میں نے خیال کیا۔ کہ میں اکیلا کچھ نہیں کر سکتا۔ ان بگڑے ہوئے حالات کو سنوارنے کے لیے اس ناسازگار ماحول کو سازگار بنانے کے لیے مجھے چند جانباز، غیرت مند، جفاکش اور باہمت ساتھیوں کی ضرورت محسوس ہوئی۔ ایسے جوانمرد ساتھی جو باطل کی گوشمالی کرنے کی ہمت رکھتے ہوں۔ جن کا علم سمندر کی طرح بیکراں اور جن کی سیرت مہرِ عالم تاب کی طرح روشن اور بے داغ ہو جن کی عتاب آلود نگاہ سے اس سارے ابلیسی نظام میں ہلچل مچ جائے جو تن آسان نہ ہوں بلکہ جفاکش ہوں۔ بے حس نہ ہوں، پرلے درجے کے حساس ہوں ضمیر فروش نہ ہوں، ایکاؤ مال نہ ہوں۔ بلکہ مسندِ فقر و درویشی پر بیٹھ کر دولتِ قارون پر تھوکنا بھی گوارا نہ کریں۔

میں نے اس مقصد کے حصول کے لیے اپنی زندگی کے سولہ[16] قیمتی سال آپ کی خدمت میں گزارے۔ اس عرصہ میں جو تکلیفیں بھی آئیں انہیں بتوفیقہ تعالیٰ بڑی خندہ پیشانی

Marfat.com

سے برداشت کیا۔ کئی عہدے پیش ہوئے، کئی منصبوں کی پیش کشیں ہوئیں، لیکن دل آوارہ کوئے محبت نے ان کی طرف آنکھ اٹھا کر دیکھنا بھی گوارا نہ کیا۔ سولہ سال کی مسلسل جانگسل اور خاموش تگ و دو کے بعد آپ حضرات کے سروں پر دستارِ فضیلت باندھی گئی۔

آج میں یہ دیکھنا چاہتا ہوں، کہ ان میں سے کتنے ایسے جوانمرد ہیں جو میری توقعات پر پورا اترنے کی صلاحیت رکھتے ہیں۔ آپ میں سے کون ہے جو ساحل کی عافیت سے دل برداشتہ، اور موجوں اور گردابوں سے الجھنے پر آمادہ ہے۔ کتنے ایسے درویش ہیں جو نبی مکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے نقشِ قدم پر چلنے کا شوق رکھتے ہوں، کون کون ہیں جو حضرت مصعب بن عمیرؓ کے اسوۂ مبارکہ کو اپنانے کے آرزومند ہیں۔ ؎

دے شیخ با چراغ ہمی گشت گردِ شہر
کز دیو و دد ملولم و انسانم آرزوست
زیں ہمرہانِ سست عناصر دلم گرفت
شیرِ خدا و رستم دستانم آرزوست
گفتم کہ یافت می نشود جستہ ایم ما
گفت آنکہ یافت می نشود آنم آرزوست

مجھے یقین ہے کہ آپ سب میری اس فریاد پر توجہ کریں گے میری اس دعوت پر لبیک کہیں گے۔ میرے مجروح دل پر مرہم رکھیں گے۔ ان امڈ کر آنے والے تند و تیز طوفانوں میں شمعِ اسلام کے لیے فانوس کا کام دیں گے۔ لیکن اگر آپ سب ایسا نہ کر سکیں صرف آپ کے اس گروہ سے چند دیوانے مجھے میسر آجائیں، تو میں اپنے آپ کو بڑا خوش نصیب کہوں گا۔ مجھے خون لگا کر شہیدوں میں شامل ہونے والوں کی ضرورت نہیں مجھے وعدہ کر کے بھلا دینے والوں کی ضرورت نہیں۔ مجھے پیمانِ وفا باندھ کر توڑ

Marfat.com

بیٹھنے والوں کی ضرورت نہیں مجھے روباہ صفت مصلحت کیش احباب کی ضرورت نہیں مجھے تو مردان پاکباز کی ضرورت ہے۔ مجھے ہمت و عزم کی چٹانوں کی ضرورت ہے مجھے تو اس دل دردمند اور طبع بے نیاز کی ضرورت ہے۔ جو روئے حبیب کے بغیر کسی کی طرف آنکھ اٹھا کر دیکھنا بھی شرک خیال کرتا ہے۔ جس کے نزدیک اپنے محبوبؐ پاک کے نام پر مٹ جانا حیات جاوید سے زیادہ عزیز ہے۔ جس کی سب سے بڑی تمنا یہ ہے کہ نقش پائے حبیب کبریا پر اپنی متاعِ حیات لٹا دے۔ اگر آج آپ میں سے کوئی ساتھی اس جہاد میں شرکت سے معذرت کر دے تو میں اسے معذور سمجھوں گا۔ لیکن اس جند اللہ میں نام لکھانے کے بعد اگر کوئی رفیق سفر بے رخی اور سرد مہری کا برتاؤ کرے گا تو وہ ایک ناقابل عفو جرم ہو گا۔

ارشاد ربانی سنیئے!

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِن تَنصُرُوا اللَّهَ
يَنصُرْكُمْ وَيُثَبِّتْ أَقْدَامَكُمْ

٭ ٭ ٭

Marfat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

سُورج نصف النہار پر اپنی پوری آب وتاب سے چمک رہا ہے۔ دھُوپ کی شدت کے باعث فضا میں سیاہ رنگ کے ڈورے آنکھوں کے سامنے دوڑ رہے ہیں۔ گرمی سے پناہ لینے کے لیے پرندے درختوں کے پتوں میں چھُپے بیٹھے ہیں۔ لوگ صبح کے کام کاج سے فارغ ہو کر قیلولہ کے لیے محو استراحت ہیں، ایک معصوم صورت طالب علم اپنے ہاتھ میں چند کتابیں لیے شہر کی رنگینیاں چھوڑ کر موسم کی تلخیاں برداشت کرتا ہوا ایک کوئیں کے پاس چند درختوں کے نیچے بیٹھ کر مطالعہ میں مصروف ہو جاتا ہے۔ اس کے دل کی دھڑکنیں تیز تر ہوتی جا رہی ہیں۔ وقت بہت کم ہے ابھی ظہر کی آذان ہو گی اور مجھے واپس جا کر اپنے اُستادِ محترم کے سامنے حاضر ہونا ہے۔ قیلولہ کے یہ لمحات میرے لیے غنیمت ہیں مجھے ان لمحات میں ہی اپنے امتحان کی تیاری کرنا ہے۔ اس کا یہ ایک دن کا معمول نہیں بلکہ لوگوں نے ان اوقات میں اُسے اکثر اسی طریقۂ کار پر عمل پیرا دیکھا۔

کسے معلوم تھا کہ قدرت ایک طالب علم کے قیلولہ سے دستیر داری کی صورت میں ملتِ اسلامیہ کی تعلیمی تاریخ میں ایک نیا باب رقم کر رہی ہے۔ یہ طالب علم کون تھا؟ اور اس کے یہ مشاغل کیا تھے!

قارئین! یہ سلسلۂ مشائخ چشت کا روشن چراغ، حضرت غوث بہاوالحق والدین کے علمی و عرفانی خزانوں کا معنوی جانشین، پاکستان کی سب سے بڑی عدالت کا جسٹس ملتِ اسلامیہ کی امنگوں کا ترجمان، چمن اقبال کا دیدہ ور عظیم ترین علمی و فکری تحریک دارالعلوم محمدیہ غوثیہ کی نشاۃِ ثانیہ کا مرکزی کردار، پیر محمد کرم شاہ الازہری مدظلہ العالی ہیں۔ جنہوں نے اپنے دورِ طالب علمی میں صبح سے لے کر دوپہر تک اور ظہر سے عصر تک اپنے اساتذہ سے علوم عربیہ (درسِ نظامی) کے اسباق پڑھے۔ اور جو

Marfat.com

جو وقت قیلولہ کے لیے میسر آتا ماحول سے الگ تھلگ درختوں کے سایے میں علوم جدیدہ (معاشیات، سیاسیات، انگلش) میں مہارت تامہ حاصل کی اور ایف۔ اے اور بی۔ اے کے امتحانات پاس کرنے کے بعد دنیائے اسلام کی سب سے بڑی یونیورسٹی جامعہ الازھر سے ایم۔ اے اسلامک لاء کا امتحان پاس کیا۔ دورِ طالب علمی میں انہوں نے تعلیمی و تربیتی جانگسل مراحل کس طرح طے کیے۔ اور اپنی پوری زندگی کا لمحہ لمحہ کس عرق ریزی سے بسر کیا۔ اس کا اندازہ عام طور پر اُن کی زبان پر آنے والے اس شعر سے بخوبی ہو سکتا ہے۔ ؎

اے شمع تجھ پہ رات یہ بھاری ہے جس طرح
میں نے تمام عمر گزاری ہے اس طرح

انہیں اس نوخیز عمر میں جب کہ وہ ابھی میٹرک اور ایف۔ اے کے مراحل طے کر رہے تھے۔ یہ خیال کس طرح آ گیا کہ میں علوم قدیمہ و جدیدہ کو یکجا کر کے قوم کے لیے بہتر خدمات سرانجام دے سکتا ہوں؟ یا میرے ذریعے قدرت ملت اسلامیہ کے دو مختلف طبقات میں ہم آہنگی پیدا کرے گی۔ اسے بقولِ اقبالؒ محض قدرت کی عطا اور فیاضی ہی کہا جا سکتا ہے۔ ؎

میری مشاطگی کی کیا ضرورت حُسنِ معنی کو
فطرت خود بخود کرتی ہے لالہ کی حنا بندی!

جامعہ ازھر سے فراغت کے بعد وطن واپس آ کر آپ نے اپنی زندگی کے مصرف کے بارے سوچا اور خود ہی ارشاد فرماتے ہیں: میں نے اپنے دل میں یہ عزم کیا کہ میں وہ کام کروں گا جو تین خصوصیات کا حامل ہو گا۔

۱۔ نتیجہ خیز ہو۔

۲۔ اس کا نتیجہ وقتی نہ ہو۔

Marfat.com

۳۔ اس کو عملی جامہ پہنانا میرے بس میں ہو۔

دل نے فیصلہ کیا کہ ایک دینی تعلیمی ادارہ ہی ان خصوصیات کا حامل ہو سکتا ہے۔ بیشک زندگی کی اور بہت سی راہیں تھیں، مختلف اداروں کی طرف سے پیشکشیں بھی جاری تھیں لیکن دل کی سوئی دارالعلوم محمدیہ غوثیہ کی نشاۃِ ثانیہ کے نشانے پر آکر رُکی، اور ۱۹۵۷ء میں مسجد دربارِ عالیہ امیر السالکین حضرت پیر امیر شاہؒ سے متصل ایک چھوٹے سے کمرے اور پانچ طلبا سے یہ قافلہ جانبِ منزل سرگرمِ عمل ہوا۔ بے شمار مشکل مراحل آئے۔ مخالفتوں کے طوفان اُٹھے۔ رکاوٹوں کی آندھیاں چلیں لیکن جادۂ عشق و مستی کے مسافر جانبِ منزل چلتے ہی رہے اور آج جب کہ اس انقلابی قدم کو اُٹھے تقریباً ۲۹ برس گزر چکے ہیں، حضرت ضیاء الامت مدظلہ العالی کے لختِ جگر دیارِ حبیب صلی اللہ علیہ وسلم سے تعلیم مکمل کر کے واپس وطن تشریف لا چکے ہیں، اور اپنے والدِ محترم کے زیرِ سایہ دارالعلوم کے انتظامی و تعلیمی معاملات کی نگرانی کی صورت میں مصروفِ خدمت ہیں۔

پروگرام طے کیا گیا کہ دارالعلوم کے فارغ التحصیل علماء کا ایک جائزہ کنونشن منعقد کیا جائے تاکہ ماضی کے تجربات کی روشنی میں مستقبل کی فکری و عملی راہیں روشن سے روشن تر کی جا سکیں۔ ۲۱، ۲۲، ۲۳، اکتوبر ۱۹۸۶ء بروزِ منگل، بدھ، جمعرات تاریخ مقرر ہوئی۔ مقررہ وقت کی مناسبت سے مندوبین کی آمد کا سلسلہ شروع ہوا۔

کراچی سے پشاور تک دور دراز علاقوں میں تبلیغی سرگرمیاں انجام دینے والے یہ شاہین صفت نوجوان سفر کی تلخیوں کو خاطر میں نہ لاتے ہوئے جوق در جوق اکٹھے ہونے لگے۔ نمازِ عشاء تک مدعوین کی غالب اکثریت پہنچ چکی تھی۔ جو احباب شدید نوعیت کی مجبوریوں کے باعث نہ پہنچ سکے انہوں نے بذریعۂ مکاتیب اپنی اطلاعات بھیج دیں۔

پہلی مجلس

۲۱/اکتوبر بعد از نمازِ عشاء

قاری بشیر احمد صاحب مدنی قرآن کریم کی یہ آیات تلاوت فرما رہے تھے۔

مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ وَالَّذِيْنَ مَعَهٗۤ اَشِدَّآءُ عَلَى الْكُفَّارِ رُحَمَآءُ بَيْنَهُمْ . (الایۃ)

جب وہ اپنی رسیلی آواز کے ساتھ آیت مبارکہ کے اس مقام پر پہنچے۔

كَزَرْعٍ اَخْرَجَ شَطْـَٔهٗ فَاٰزَرَهٗ فَاسْتَغْلَظَ فَاسْتَوٰى عَلٰى سُوْقِهٖ يُعْجِبُ الزُّرَّاعَ لِيَغِيْظَ بِهِمُ الْكُفَّارَ .

(الآیہ)

تو لائبریری ہال کا منظر دیدنی تھا۔ سنتِ رسولِ مقبول صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سے مزین چہروں کے ساتھ علماء کا جمِ غفیر ایمان و ایقان کی دولت سے مالا مال انقلابی عزم لیے اپنے عظیم قائد کی ہر ہر ادا پر قربان ہونے کے جذبات سے معمور۔ پیار کی جوت جگائے مسندِ صدارت پر متمکن حضرت ضیاء الامت مدظلہ العالی کے چمکتے رخساروں پر ڈھلکتے موتیوں کو دیکھنے میں مصروف تھا۔ پھر کیا ہوا! پروانے شمع پر نثار ہوا چاہتے تھے اور باغباں اپنے سدا بہار نہال دیکھ کر سراپا عجز اپنے ربِّ قدوس کی بارگاہ میں محوِ تشکر تھا۔

موتی سمجھ کے شانِ کریمی نے چن لیے
قطرے جو تھے میرے عرقِ انفعال کے

اِس نورانی ماحول نے نیا رنگ اختیار کیا۔ جب مولانا اشتیاق احمد عباسی سرورِ دوجہاں

Marfat.com

صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حافظ مظہر الدین صاحب کا یہ ارمغانِ عقیدت عرض کر رہے تھے۔

دو جہاں فدا تیرے نام پر ہے سکون فزا تیرا نام بھی!
تیری ذات پر ہوں درود بھی تیری ذات پر ہوں سلام بھی
مجھے اپنی تابشیں کر عطا تو ہے میرا ماہ تمام بھی
ہے لٹی لٹی میری صبح بھی ہے بجھی بجھی میری شام بھی

تلاوتِ کلامِ مقدس اور نعتِ رسولِ مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد راقم الحروف نے کنونشن کی دعوت سے متعلق ہر دو سرکلر پڑھ کر سنائے۔ جو فارغ التحصیل علماء کی طرف اطلاع کے طور پر ارسال کیے گئے تھے۔

کنونشن کے اغراض و مقاصد کی وضاحت کے لیے صاحبزادہ امین الحسنات شاہ صاحب کو کلیدی تقریر کے لیے دعوت دی گئی۔ آپ نے ملک کے دور دراز علاقوں سے تشریف لانے والے علماء کی خدمت میں استقبالیہ کلمات پیش کرنے کے بعد فرمایا۔

۱۔ ہم حضور ضیاء الامت مدظلہ العالی کی زندگی کا نچوڑ ہیں۔ ہمیں ہر وقت اپنا محاسبہ کرنا چاہیئے۔ کیا ہم ان نالہ ہائے نیم شبی اور گریہ ہائے سحری کی قدر کر رہے ہیں۔ جو حضرت ضیاء الامت کی پوری زندگی میں ہمارے لیے وقف رہے۔

۲۔ ہم نے بحیثیتِ مبلغ اسلام اپنے آپ کو دینِ متین کی خدمت کے لیے وقف کیا ہے۔ مبلغ کی زندگی میں کئی اہم اور مشکل موڑ آتے ہیں۔ ہمیں ان آلائشوں سے دامن بچا کر چلنا چاہیئے۔ جو انسان کو اصلی مقصد سے منحرف کر دیتی ہیں۔

۳۔ جس طرح دورِ طالب علمی میں ہمارے لیے ایک مخصوص سلیبس مقرر تھا۔ ہمیں اس کنونشن میں اپنے فارغ التحصیل ساتھیوں کے لیے ایک سلیبس بھی مقرر کرنا چاہیئے۔ تاکہ مطالعہ کا ذوق و شوق برقرار رہے۔

Marfat.com

۴۔ دار العلوم نے تعلیم و تربیت کا جو انمول خزانہ ہمیں عطا کیا ہے اس کے اثرات کو عام کرنے کے لیے شعبۂ دعوت وارشاد کو فعال اور اُس کی سرگرمیوں کی تشہیر کا اہتمام کرنا چاہیئے۔

۵۔ ملکی و بین الاقوامی سطح پر ہمیں اپنے مراکز باقاعدہ منظم کرنے چاہئیں۔ جن کے سربراہ دار العلوم کے فارغ التحصیل علماء ہوں اور ان مراکز کے ذریعے ہی وہ اپنے تبلیغی و اصلاحی مشن کو عملی جامہ پہنائیں۔

۶۔ باہمی رابطہ کے لیے مرکز کی طرف سے فارغ التحصیل علماء کے کوائف پر مشتمل ایک ڈائریکٹری تیار کی جارہی ہے۔ اس سے استفادہ کرکے ہم ایک دوسرے کی خدمات حاصل کرسکتے ہیں۔

۷۔ انجمن طلبہ اسلام حکومتی تعلیمی اداروں میں اہل سنت کے حقوق کا تحفظ کررہی ہے اور امت کے نونہالوں کے دلوں میں عشقِ مصطفوی علیہ التحیۃ والثناء کی شمع فروزاں کررہی ہے۔ اس کی حوصلہ افزائی، انجمن کے کارکنوں کے ساتھ تعاون ہمارا بنیادی فریضہ ہے، ہمیں اس طرف بھی خصوصی توجہ کرنی چاہیئے۔

۸۔ ادارہ ضیاء القرآن کی مطبوعات کی تشہیر عوامی حلقوں میں انکو پہنچانے کا بندوبست اور ماہنامہ ضیائے حرم کی سرکولیشن کے لیے کوشش ہمارا مذہبی و دینی فریضہ ہے

حضرت صاحب زادہ صاحب کی تقریر کے اختتام پر کنونشن کی کاروائی کو منظم انداز میں چلانے کے لیے موضوعات کی تقسیم کی گئی۔ اور متعلقہ امور پر غور وخوض اور سفارشات مرتب کرنے کے لیے کمیٹیاں تشکیل دی گئیں۔ جن کی تفصیل یہ ہے۔

۱۔ نصاب کمیٹی

اس کمیٹی کے سپرد بنیادی طور پر یہ امور تھے۔

۱۔ دار العلوم محمدیہ غوثیہ کی مدتِ نصاب میں کمی بیشی۔

Marfat.com

۲۔ طریقہ تدریس کا جائزہ۔

۳۔ سلیبس میں پڑھائی جانے والی کتب میں ردّوبدل۔

۴۔ بعض نئے فنون کی شمولیت اور پرانے فنون میں اضافہ یا کمی

علاوہ ازیں باقی متعلقہ امور

اس کمیٹی کے لیے مندرجہ ذیل حضرات کے نام شامل کیئے گئے۔

سربراہ :۔

مولانا حافظ محمد خان ابدالوی مدرس مرکزی دارالعلوم محمدیہ غوثیہ بھیرہ۔

ارکان۔

سید عظمت علی شاہ صاحب ہمدانی، مہتمم قمر الاسلام کراچی۔

صاحبزادہ بشیر الدین صاحب منظمی مہتمم دارالعلوم قمر العلوم جی۔ٹی روڈ گجرات

سید نذیر حسین شاہ صاحب مہتمم دارالعلوم محمدیہ غوثیہ سیالکوٹ

میاں غلام رسول کوکب صاحب سینئر مدرس جامعہ محمدی شریف جھنگ

مدیر مسئول ماہنامہ الجامعہ

مولانا رب نواز صاحب اجمیری صدر مدرس دارالعلوم سلطانیہ رضویہ گکھڑ منڈی

مولانا غازی محمد کریم صاحب مہتمم جامعہ ضیاء الاسلام پیپلز کالونی فیصل آباد

مولانا نثار احمد صاحب سینئر مدرس انوار العلوم رضویہ واہ کینٹ۔

علامہ مفتی خالد محمود صاحب مدرس شمس العلوم کراچی

مولانا محمد اعظم صاحب ایل ایل بی انٹرنیشنل اسلامک یونیورسٹی اسلام آباد

مولانا محمد ریاض صاحب صدر مدرس دارالعلوم محمدیہ غوثیہ چک شہزاد اسلام آباد

مولانا افتخار الحسن صاحب ایل ایل بی انٹرنیشنل اسلامک یونیورسٹی اسلام آباد

Marfat.com

تبلیغی واصلاحی کمیٹی

اس کمیٹی کے ذمے یہ امور تھے۔

۱۔ عصر حاضر کے تقاضوں کے پیشِ نظر دعوت وارشاد کا طریقۂ کار

۲۔ ملکی سطح پر سرگرمیاں۔

۳۔ بین الاقوامی سطح پر سرگرمیاں۔

۴۔ ہفتہ وار، ماہانہ یا سالانہ اجتماعات

اور علاوہ ازیں متعلقہ امور

اس کمیٹی میں مندرجہ ذیل علماء کے نام شامل ہیں۔

۱۔ سربراہ۔

پیرزادہ محمد امداد حسین صاحب مہتمم جامع الکرم ملٹن کینز انگلینڈ۔

مولانا محمد عبد اللہ نیازی صاحب خطیب گونبد پورہ بھلوال۔

مدرس دار العلوم قمر الاسلام سرگودہا روڈ بھلوال۔

مولانا غلام علی صاحب قمر خطیب مرکزی جامعہ مسجد بھلوال۔

مولانا امیر عبد اللہ خان صاحب موضع فاضل ضلع بھکر۔

مولانا عبد الرحمٰن صاحب ہزاروی، ایبٹ آباد ضلع ہزارہ

مولانا حافظ خان محمد صاحب چشتی قادری خطیب مرکزی جامعہ مسجد ملکوال۔

مولانا محمد زبیر تبسم صاحب خطیب مرکزی جامعہ مسجد غوثیہ کوٹلی آزاد کشمیر

مولانا محمد انور قریشی صاحب مدرس دار العلوم محمدیہ رضویہ پنڈ دادن خان

خطیب مرکزی جامع مسجد امیر حمزہ رضی اللہ عنہ پنڈ دادن خان جہلم۔

مولانا امیر عبد اللہ خان نیازی دتہ خیل میانوالی۔

Marfat.com

(دارالعلوم محمدیہ غوثیہ کی ذیلی شاخوں کے امور سے متعلق کمیٹی)

سربراہ :-

مولانا حافظ محمد خان صاحب چشتی مدرس دارالعلوم محمدیہ غوثیہ سیالکوٹ ۔

مفتی عبدالعزیز صاحب صدر مدرس دارالعلوم چشتیہ غوثیہ منڈی بہاوالدین ۔

سید زاہد صدیق شاہ صاحب مہتمم دارالعلوم ضیاء القرآن سعید آباد گجرات ۔

مولانا محمد مختار احمد ضیاء صاحب پرنسپل دارالعلوم محمدیہ غوثیہ چک شہزاد اسلام آباد ۔

مولانا محمد نثار احمد صاحب مدرس انوار العلوم رضویہ واہ کینٹ ۔

تصنیف و تالیف کمیٹی

اس کمیٹی کے ذمے یہ امور تھے

۱۔ کس طرح تالیف و تصنیف کے میدان میں رُجحان پیدا کیا جا سکتا ہے ۔

۲۔ اس کا طریقہ کار کیا ہونا چاہیئے ۔

۳۔ تصنیف و تالیف کے عصری تقاضے کیا ہیں ۔

اس کمیٹی کے لیے ان حضرات کے اسمائے گرامی تجویز ہوئے ۔

سربراہ :-

حضرت مولانا محمد معراج الاسلام صاحب ۔

شیخ الحدیث مرکزی دارالعلوم محمدیہ غوثیہ بھیرہ شریف ضلع سرگودہا ۔

مولانا کیپٹن غلام رسول صاحب چشتی پاک آرمی سیالکوٹ

مولانا پروفیسر محمد یوسف فاروقی لیکچرار اسلامیہ یونیورسٹی کھڑی شریف ۔

مولانا کیپٹن سید مظفر علی شاہ صاحب ، پاک آرمی کوہاٹ

مولانا محمد گلشیر صاحب ساقی ، خطیب لاہور

Marfat.com

مولانا ملک اللہ دتہ صاحب۔ خطیب مرکزی جامعہ مسجد ۴ ۵ F حویلیاں۔

مولانا ظفر اقبال صاحب، اسلام آباد۔

مولانا پروفیسر محمد مسعود نظامی کمرشل کالج شاہدرہ لاہور۔

مولانا علامہ خالد محمود خالد شمس العلوم کراچی۔

مولانا صاحبزادہ فاروق الاسلام شاہ صاحب آستانہ عالیہ چورہ شریف۔

کمیٹیوں کے لیے تقسیم کار کے مراحل سے گزرتے ہوئے خاصہ وقت لگ گیا۔ احباب دور دراز کی مسافت طے کر کے تشریف لائے تھے مناسب یہی سمجھا گیا کہ اجلاس کی کاروائی کو طول نہ دیا جائے۔ چنانچہ دُعائے خیر کے ساتھ محفل اختتام پذیر ہوئی۔

Marfat.com

دوسری نشست

مورخہ ۲۲/ اکتوبر بروز بدھ صبح آٹھ بجے دوسری نشست کا آغاز تلاوت کلامِ مقدس سے قاری بشیر احمد صاحب مدنی نے کیا۔ حضور سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں ہدیۂ عقیدت پیش کرنے کا شرف حافظ عبد اللطیف صاحب قادری کے حصہ میں آیا۔ کاروائی کے آغاز کے طور پر مجوزہ کمیٹیوں کے سربراہان کو اپنی تجاویز و سفارشات پیش کرنے کی دعوت دی گئی۔

یہ اجلاس جو مستقبل کی راہیں روشن تر کرنے کے لیے جوان ذہنوں کی سفارشات و تجاویز کے روپ میں فکری و تخلیقی کاوشوں پر مشتمل تھا۔ تقریباً تین گھنٹے جاری رہا نصاب کمیٹی کے علاوہ باقی تمام کمیٹیوں نے اپنی سفارشات پیش کیں، نصاب کمیٹی کا موضوع چونکہ نہایت اہم اور غور طلب تھا اس لیے انہوں نے ایک ماہ کی مہلت طلب کی۔ البتہ انفرادی طور پر بعض احباب نے تعلیمی نصاب سے متعلق بھی اپنی آراء پیش کیں کمیٹیوں کی مجموعی سفارشات کے بعد مختلف موضوعات پر عام بحث میں مختلف علماء نے حصہ لیا۔ تفصیلی اقتباسات جُند اللہ کی باضابطہ کاروائی میں درج کیے گئے ہیں۔ "ضیائے حرم" کے صفحات کے اختصار کے پیشِ نظر یہاں صرف ان علماء کے ناموں کی فہرست پر ہی اکتفا کیا جاتا ہے۔ جنہوں نے بحث میں حصہ لیا۔

مولانا صاحبزادہ امداد حسین صاحب، پرنسپل جامعہ الکرم ملٹن کینز انگلینڈ

میاں غلام رسول کوکب صاحب ــــ مولانا مسعود احمد صاحب تائب

جناب اشتیاق احمد صاحب عباسی ــــ مولانا محمد انور صاحب قریشی

علامہ خالد محمود صاحب خالد ــــ مولانا امیر عبد اللہ خان صاحب نیازی

Marfat.com

جناب افتخار الحسن صاحب سیالکوٹی ، مولانا مختار احمد ضیاء صاحب

کیپٹن غلام رسول چشتی صاحب ، پروفیسر محمد یوسف صاحب فاروقی

مولانا خان محمد صاحب قادری ، مولانا محمد خان صاحب چشتی

مولانا ریاض احمد صاحب ، صاحبزادہ فاروق الاسلام صاحب

استاذ العلماء قاضی محمد ایوب صاحب ، مولانا محمد زبیر تبسم

مولانا حافظ محمد ریاض صاحب ، مولانا غلام علی صاحب قمر

آخر میں امیر محفل حضور ضیاء الامت مدظلہ العالی نے دوران بحث اٹھائے گئے چند نقاط کی وضاحت فرمائی اور زندگی کے چند اہم گوشوں سے متعلق تربیتی خطاب سے اہل محفل کے اذہان وقلوب کو بہرہ یاب فرمایا۔

Marfat.com

تیسری نشست

۲۲/اکتوبر بروز بدھ بعد نمازِ ظہر کنونشن کی تیسری نشست انعقاد پذیر ہوئی۔ یہ نشست اہمیت کے لحاظ سے جملہ کنونشن کی جان تھی۔ اس اجلاس میں فارغ التحصیل علماء کے علاوہ بطورِ خاص مرکزی دارالعلوم محمدیہ غوثیہ اور جملہ شاخوں کے طلبہ کو بھی دعوت دی گئی تھی۔ دارالمطالعہ کے سامنے حضور ضیاء الامت مدظلہ العالی سٹیج پر رونق افروز ضیاء پذیر تھے اور سامنے تشنگان بادۂ محبت آپ کی بلائیں لینے میں مصروف۔ منظر دیدنی تھا۔ روحانی کیفیات کو زبان و بیان میں مقید کرنا بس سے باہر ہے۔

تلاوتِ کلام مقدس اور نعتِ رسولِ مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد حضور ضیاء الامت یوں گویا ہوئے۔

Marfat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ رب العالمین والصلوٰۃ والسلام علی
سیدنا وشفیعنا وحبیبنا ومولانا محمد المبعوث
رحمۃ للعالمین وعلی آلہ واصحابہ اجمعین -
اما بعد : فاعوذ بالله فقد قال اللہ تعالیٰ -
ھو الذی ارسل رسولہ بالھدیٰ ودین الحق لیظھرہ
علی الدین کلہ وکفیٰ باللہ شھیدا (الفتح : ۲۸)
ھو الذی ارسل رسولہ بالھدیٰ ودین الحق لیظھرہ علی
الدین کلہ ولو کرہ المشرکون {التوبہ : ۳۳ / الصف : ۹}
صدق اللہ العلی العظیم وصدق رسولہ النبی الکریم علیہ افضل الصلوٰۃ والتسلیم
میری آرزوؤں کے چمن کے فرخندہ بخت نونہالو!
میری بے تاب تمناؤں کے فلک کے ضیا بار ستارو!
میری چشم امید کی تابندہ روشنیو!
قافلۂ ذوق وشوق کے حدی خوانو!
رزمگاہِ حق وباطل میں کلمۃ اللہ ھی العلیا اور ورفعنا لک ذکرک
کا پرچم بلند رکھنے کا عزم محکم کرنے والے نوجوانو!
اپنی زندگیوں کا ہر لمحہ، اپنی توانائیوں کا ہر قطرہ، اپنے وسائل کی ساری پونجی، اپنی
جوانیوں کی جملہ رعنائیوں کو نثار کرنے کے جذبہ سے سرشار شہسوارو!
اپنے دل کی گہرائیوں سے آپ سے محبت اور پیار کرنے والا،!

Marfat.com

آپ کی فلاح و کامرانی کے لیے بارگاہ الٰہی میں دست بدعا رہنے والا اور دامن طلب پھیلا پھیلا کر التجائیں کرنے والا۔

آپ کا یہ ناچیز خادم آپ کو خوش آمدید کہتا ہے اور آپ کی تشریف آوری پر اپنی قلبی مسرت کا اظہار کرتا ہے۔

مجھے اس امر کا شدت سے احساس ہے کہ آپ اہم اور سنگین مصروفیات سے دامن چھڑا کر طویل سفر کی صعوبتیں برداشت کر کے میری دعوت بلکہ میرے اصرار پر تشریف لے آئے ہیں۔ میرے بارے میں آپ کو بخوبی علم ہے کہ میں بلاوجہ اور بلا مقصد آپ کو زحمت نہیں دیا کرتا اور بیٹھنے کے ایسے مواقع بار بار میسر نہیں آیا کرتے اس لیے میں دل کھول کر اس کونشن کے انعقاد کے اغراض و مقاصد آپ کی خدمت میں عرض کرنا چاہتا ہوں تاکہ ہم غور و خوض اور باہمی مشورہ سے کسی نتیجہ پر پہنچیں اور پھر متحد و منظم ہو کر ان مقاصد جلیلہ کی تکمیل کے لیے متوکلا علی اللہ الحیّ القیوم۔ مصروف عمل ہو جائیں۔

یا تن رسد بجاناں

یا جاں ز تن بر آید

آپ نے اس گہوارہ علمی میں تقریباً آٹھ دس سال کا عرصہ گزارا ہے آپ کے اساتذہ نے مقدور بھر کوشش کی ہے کہ وہ آپ کو قدیم و جدید علوم کی دولت سے مالا مال کریں اور اس کے ساتھ آپ کے سفر زیست کی منزل بھی متعین کر دی تاکہ آپ پوری یکسوئی کے ساتھ عمر بھر اس منزل تک رسائی حاصل کرنے کے لیے کوشاں رہیں۔

وہ منزل صرف اور صرف اللہ تعالیٰ کی رضا اور اس کے رسول مکرم حبیب معظم صلی اللہ علیہ وسلم کی خوشنودی کا حصول ہے اس منزل تک رسائی کی سعادت فقط

Marfat.com

ان خوش نصیب لوگوں کو ہوتی ہے جو عمر بھر خلوص نیت سے اس کے دین کی سربلندی کے لیے اپنی جملہ صلاحیتیں اور وسائل وقف کر دیتے ہیں۔ اس مقصد کا اجمالی تذکرہ کافی نہیں ہمیں بڑی تفصیل سے اس کی گہرائیوں میں اتر کر اس کا جائزہ لینا ہے تاکہ کوئی۔ ابہام اور کوئی غموض سد راہ نہ بن سکے۔

پاکستان ہمارا وطن عزیز ہے مذہبی لحاظ سے ہمارا تعلق مسلک حق اہل السنۃ والجماعۃ سے ہے، دونوں اعتبار سے جو ذمہ داریاں ہم پر عائد ہوتی ہیں ان سے عہدہ برآ ہونے کے لیے ہم نے لائحہ عمل تجویز کرتا ہے۔

یہ ایک ناقابل انکار حقیقت ہے کہ تحریک پاکستان کی کامیابی کا سہرا مشائخ وعلماء اور عوام اہل سنت کے سر ہے، یہ حقیقت بھی ہر شک وشبہ سے بالاتر ہے کہ پاکستان پر جب کبھی کوئی جانگسل مرحلہ آیا اہل سنت نے بے دریغ مالی اور جانی قربانیاں پیش کیں، یہ بھی ایک ایسی صداقت ہے جسے جھٹلایا نہیں جاسکتا کہ اب بھی سُنّی ماؤں کے لخت جگر، ہی پاکستان کی جغرافیائی سرحدوں کی حفاظت کے لیے مورچے سنبھالے ہوئے ہیں، مشرق میں بھارت اور مغرب میں روس کی جدید ترین اسلحہ سے لیس افواج کے سامنے سینہ سپر ہیں۔ اپنے دین، اپنی قوم اور اپنے وطن کی ناموس اور آزادی کے تحفظ کے لیے ہر دم جذبۂ شہادت سے سرشار رہتے ہیں اور جملہ طاغوتی قوتوں کے سامنے فولادی چٹانیں بن کر کھڑے ہیں۔

ان تمام روشن حقائق اور ناقابل تردید صداقتوں کے باوجود اہل سنت کو ان کے قانونی، جمہوری اور اسلامی حقوق سے محروم رکھنے کی پیہم سازشیں کی جارہی ہیں ان کی تمام خانقاہیں اور ان سے وابستہ شہری اور زرعی املاک کو محکمہ اوقاف نے اپنے قبضہ میں لے رکھا ہے نذرانوں کے صندوقوں کی آمدنی بھی اس محکمہ کے فنڈ میں جمع کر دی جاتی ہے نوے فیصد سے زائد اوقاف صرف اہل سنت کے ہیں، ستم

Marfat.com

ظر یقی ملاحظہ ہو کہ اس محکمہ میں ایسے افسران کو متعین نہیں کیا جاتا جو عقیدہ میں اہل سنت کے ہمنوا ہیں بلکہ ایسے افسران اعلیٰ کی اس محکمہ میں کثرت ہے جن کا تعلق ان فرقوں سے ہے جو اس آمدنی کو قطعی حرام سمجھتے ہیں۔ نہ انہیں اہل سنت کے عقائد سے ہمدردی ہے، نہ صاحب خانقاہ کا ان کے دلوں میں رتی بھر احترام ہے۔ بلکہ وہ ڈنکے کی چوٹ ان روحانی مراکز کو شرک وبدعت کے اڈے قرار دیتے ہیں اور ان کی دلی خواہش اور کوشش یہ ہوتی ہے کہ یہ مراکز ویران ہوں اور یہاں لوگوں کی آمدورفت کا سلسلہ منقطع ہو جائے۔ حضرت شیخ الاسلام فرید الحق والدین قدس سرہٗ کے عرس شریف کے موقع پر اس محکمہ کے افسران کی طرف سے جس بدنظمی کا مظاہرہ کیا جاتا ہے اور زائرین پر جس سنگدلی سے ڈنڈے برسائے جاتے ہیں ان المناک مناظر کو دیکھ کر کون سا ایسا سنگدل ہے جس کا دل ٹکڑے ٹکڑے نہیں ہوتا۔ اس کے باوجود نہ ان مظلوموں کی کوئی فریاد سننے والا ہے اور نہ ان بد عقیدہ اور نااہل افسروں کا کوئی محاسبہ کرنے والا ہے۔

محکمہ اوقاف کو ان اولیاء اللہ کے آستانوں سے جو کروڑوں روپے کی آمدنی ہوتی ہے اس میں سے ایسے مدارس اور اداروں کی مالی امداد کی جاتی ہے جو اہل سنت کے عقائد کا استیصال کرنے کے درپے ہوتے ہیں یہ بندر بانٹ عرصہ دراز سے جاری ہے کوئی دردمند دل اس بے انصافی پر اگر صدائے احتجاج بلند کرتا ہے تو اس کو فرقہ وارانہ منافرت پھیلانے کا مجرم قرار دیدیا جاتا ہے گویا ان اہل کاروں کے نزدیک ظالم ہر قسم کی مراعات کا مستحق ہے لیکن ظلم پر فریاد کرنے والا مظلوم باغی ہے تنگ نظر ہے اور ملک میں فرقہ وارانہ زہر پھیلانے کا مجرم ہے۔

اہل سنت کی مساجد پر قبضہ کرنا۔ ان فرقوں کا ایک محبوب مشغلہ ہے جب بھی انہیں موقع ملتا ہے بڑی بے مہری سے وہ اہل سنت کی مساجد پر قابض ہو جاتے ہیں۔ محلے والوں کی اکثریت ہزار چیخے، چلائے۔ کوئی اُن کی فریاد سننے والا نہیں

Marfat.com

ہوتا، بلکہ ان آئمہ حضرات کو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی وہ حدیث مبارک بھی یاد نہیں رہتی کہ جس امام کے پیچھے نماز پڑھنے والے مقتدی اس سے ناخوش ہوں۔ اس امام کی نماز قبول نہیں ہوتی۔

اس سلسلہ میں یہ جان کر آپ کو حیرت بھی ہوگی اور دکھ بھی۔ کہ اسلام آباد جو پاکستان کا دارالسلطنت ہے اور جہاں کی آبادی کی غالب اکثریت اہل سنت ہے ان کے پاس سی ٹائپ جامع مسجد ایک بھی نہیں اور وہ فرقے جن کی تعداد ۵ فیصد سے بھی کم ہے ان کے پاس دو تین "سی" ٹائپ جامع مسجدیں ہیں۔ اگر اہل سنت کی طرف سے حکومت سے مطالبہ کیا جاتا ہے کہ انہیں ان کی تعداد کے مطابق سی ٹائپ مسجدیں تعمیر کر کے دی جائیں تو یہ سارے فرقے متحد ہو کر اس جائزہ مطالبہ کی مخالفت پر کمر بستہ ہو جاتے ہیں۔

افواج پاکستان میں خطباء کا چناؤ ہو یا کالجوں یونیورسٹیوں میں لیکچرر کا انتخاب ہو۔ ایک سوچی سمجھی سکیم کے مطابق قابل اور ہونہار سُنّی نوجوانوں کو مسترد کر دیا جاتا ہے اور اپنے نااہل آدمیوں کو منتخب کر لیا جاتا ہے۔

آپ اپنی قومی زندگی کے جس پہلو کا بھی بغور مطالعہ کریں گے آپ کو اہل سنت کے حقوق کی پامالی اور ان سے کھلی بے انصافی کی بے شمار روح فرسا مثالیں ملیں گی۔

غور طلب امر یہ ہے کہ ایسی صورت حال کیوں پیدا ہوئی پاکستان کے حصول اور استحکام میں ہماری خدمات مسلّم، افواج پاکستان کے جانبازوں میں ہماری کثرت ،اس کے باوجود ہمیں دوسرے درجہ کا شہری کیوں سمجھا جاتا ہے۔ ہمارے حقوق کیوں بے دردی سے پامال کیئے جاتے ہیں ہمارے مالی وسائل پر اغیار نے کیوں قبضہ جما رکھا ہے۔

Marfat.com

دوسروں پر الزام یا بہتان لگانے میں وقت ضائع کرنے کے بجائے ہمیں ان خرابیوں اور خامیوں کا سراغ لگانا چاہیئے جنہوں نے دیمک کی طرح ہمیں اندر سے کھوکھلا کر دیا ہے۔ جس کے باعث ہماری عددی کثرت بے اثر ہو کر رہ گئی ہے ہمارے وسائل ہمارے خلاف اور ہمارے عقائد و نظریات کی بیخ کنی کے لیے استعمال ہوتے لگے ہیں۔

ہم میں پائی جانے والی خرابیاں تو بہت ہیں لیکن یہاں میں چند بنیادی کمزوریوں کی نشاندہی کروں گا جن پر قابو پانے کا اگر ہم عزم بالجزم کریں، تو باقی خرابیاں از خود کافور ہو جائیں گی۔

۱۔ ہماری صفوں میں انتشار ہے:

ہم میں سے ہر وہ شخص جسے معاشرہ میں کسی نوع کی عزت اور مقبولیت حاصل ہے وہ ایک دوسرے کا حلیف بننے کے بجائے حریف بنا ہوا ہے الا ماشاء اللہ۔ اخوت و مؤدت تو بڑی دور کی بات ہے باہمی اعتماد مفقود ہے اس کی جگہ بدگمانی اور سوءظن نے لے لی ہے ہم ایک دوسرے کو شک کی نظروں سے دیکھتے ہیں کسی کو اپنا قائد تسلیم کر کے اس کے پیچھے چلنے کے لیے تیار نہیں۔ بلکہ اس میں اپنی توہین سمجھتے ہیں بے شک اس گئے گزرے دور میں بھی مشائخ کی قوت اور علماء کے اثر و رسوخ کو چیلنج نہیں کیا جا سکتا کسی ملحدانہ ازم کی، کسی غیر اسلامی نظریہ حیات کی مجال نہیں کہ وہ ہمیں للکار سکے لیکن یہ اس وقت جب ہم میں باہمی اتحاد و اعتماد ہو، ہم دیوار کی اینٹوں کی طرح ایک دوسرے کے لیے سہارا بنتے ہوئے ہوں لیکن اگر ہم دوسروں کی پگڑی اچھال کر اپنے طروں کو بلند و بالا کرنے کی سوچ رہے ہوں تو پھر ہماری یہ انفرادی جاہ و حشمت دوسروں کے کام تو آسکتی

Marfat.com

ہے وہ اسے زینہ بنا کر بام بلند تک پہنچ سکتے ہیں لیکن مسلک اہل سنت کے مقدر کو سوارنے کے کام نہیں آسکتی۔ اس طرح ہم اپنے چھینے ہوئے حقوق کو واپس نہیں لے سکتے ہمیں اس گھمنڈ میں ہرگز مبتلا نہیں ہونا چاہیے کہ ہم ملت کا سواد اعظم ہیں ہماری آبادی ستر فیصد سے بھی زائد ہے کوئی اقلیت ہمیں گزند نہیں پہنچا سکتی۔

عزیزان گرامی! رزمگاہ حیات میں کثرت فیصلہ کن ثابت نہیں ہوتی ہر میدان میں قوت اور طاقت فیصلہ کن ہوا کرتی ہے اور قوت و طاقت کا سر چشمہ اتحاد و اتفاق ہے جہاں انتشار کی وبا پھیلی ہوئی ہو۔ وہاں تعداد کی کثرت ایسا بوجھ ثابت ہوتی ہے جسے سنبھالنا آزار جاں بن جایا کرتا ہے۔ آیئے اپنی کثرت کو متحد اور منظم کیجیے۔ وہ ناقابل شکست بن جائیگی نفرت کو بھلا کر الفت کرنا سیکھیے، بدگمانی کے بجائے حسن ظن کو اپنا شعار بنایئے۔ پھر دیکھئے پردہ غیب سے کیا ظاہر ہوتا ہے۔

۱۔ علم اور علماء کی افسوسناک کمی

انگریز کے دور غلامی سے پہلے چھوٹے بڑے مدارس، دار العلوم اور جامعات سُنی علما کی مساعی جملہ کے باعث آباد تھے۔ ہند و بیرون ہند سے آنے والے طلبہ انہی کی بارگاہ میں زانوئے تلمذ تہ کرنے اور علم و حکمت کے موتیوں سے جھولیاں بھر بھر کر اپنے وطنوں کو واپس جاتے۔

مسلم سلاطین و امراء کی عیش کے باعث جب اسلامی حکومت کا چراغ ٹمٹمانے لگا تو وہ علماء اہل سنت ہی تھے جو ان مایوس کن حالات میں اسلامی مملکت کو بچانے کے لیے کفن بدوش اور سر بکف میدان جہاد میں نکلے اور اپنی جان بازیوں سے انگریزی افواج کے ہر میدان میں چھکے چھڑا دیئے لیکن۔ اپنوں کی غداریاں آڑے آئیں اور یہ کوشش ناکام ہو گئی اب انگریز کی آتش انتقام بھڑک اٹھی۔ علماء اہل سنت

Marfat.com

جو اس آخری جہاد کے سرخیل اور روح رواں تھے ان کے ظلم و ستم کا خصوصی ہدف بنے سینکڑوں نابغہ روزگار علماء کو تختہ دار پر لٹکا دیا گیا ہزار ہا فضلاء کو اسیر زنداں بنا دیا گیا۔ بطل حریت امام المنقول والمعقول حضرت مولانا فضل حق خیر آبادی اور آپ کے عقیدت مندوں کی ایک کثیر تعداد کو جلا وطن کر دیا گیا اور عبور دریائے شور کی سزا دی گئی غریب الوطنی کی حالت میں حضرت مولانا اور شمع اسلام کے بے شمار پروانوں نے جام شہادت نوش کیا۔ اس طرح اہل سنت کے علمی مراکز جو یونیورسٹیوں سے کم نہ تھے اور صدیوں سے علم و حکمت کی روشنی پھیلا رہے تھے اجاڑ دیئے گئے آراستہ و پیراستہ کتب خانے نذر آتش کر دیئے گئے۔ وہ ادارے جہاں تحقیقی اور فکری کاوشیں ہوتی تھیں مقفل کر دیئے گئے یوں علم و حکمت کے مشعل برداروں کا کارواں تتر بتر ہو گیا۔

اس تاریخی المیہ سے اہل سنت میں علمی انحطاط کا آغاز ہوا جس کے نتائج دور رس بھی تھے اور اندوہناک بھی۔ مدارس کی تعداد کم ہوتی چلی گئی۔ قابل اساتذہ کی یکلخت قلت کی وجہ سے تعلیم کا وہ سابقہ بلند معیار بھی برقرار نہ رہ سکا جب اعلیٰ پایہ کے علماء کی تیاری کی رفتار سست پڑ گئی تو اعلیٰ معیار کے مقررین اور مصنفین کہاں سے آتے تقاریر کا معیار بہت پست ہو گیا۔ دلائل بودے، طرز بیان غیر موثر۔ تقاریر کے موضوع بہت فرسودہ۔ ان موضوعات پر ہم نے اظہار خیال کی کبھی زحمت ہی گوارا نہ کی جن کے ذریعے ہم اپنی نوجوان نسل کو شب و روز بے چین رکھنے والے شبہات کا ازالہ کر سکیں۔ اسلامی عقائد کی دلکش تعبیر، اسلامی نظام معاشیات اور سیاسیات کے روح پرور بیان سے ہمارے خطیبوں اور مقرروں کی اکثریت محروم ہوتی گئی۔

ہمارا تالیف و تصنیف کا شعبہ اس سے بھی زیادہ کمزور ہے ہمارے علماء و مفکرین نے اس دور میں بہت کم ایسی کتب تصنیف کی ہیں جن کی آج

Marfat.com

شدید ضرورت ہے اور عہد حاضر کے معیار پر پوری اترتی ہوں ان حالات میں زمانہ کے بے رحم چیلنج کا موثر جواب ہم کیونکر دے سکتے ہیں اور جو قوم مشکلات کا مردانہ وار مقابلہ کرنے کے لیے قبل از وقت تیاری نہیں کرتی۔ وقت آنے پر وہ اپنا فرض ادا کرنے سے قاصر رہتی ہے۔

زندگی کے ان شعبوں میں ان واضح کمزوریوں کے باعث اغیار کو دعوت حق دینا اور انہیں حق کا گرویدہ بنانا تو بڑی دور کی بات تھی ہمارے لیے یہ بھی مشکل ہو گیا کہ ہم اپنے جوانوں کو بھی سنبھال سکیں اور اہل سنت کے عوام میں عبادات کا شوق اور اخلاق محمدی کی پیروی کا جذبہ بیدار کر سکیں۔

اہل سنت کی محرومیوں اور ان کے اسباب وعوامل کا آپ نے کچھ تذکرہ سنا۔ کیا ہم عورتوں کی طرح بین اور نوحہ کرکے اور ناداں بچوں کی طرح بلک بلک کر رو کر ان حالات کا منہ پھیر سکتے ہیں۔

عزیزان گرامی! اس طرح مصائب و آلام کی گھنگھور گھٹائیں چھٹ نہیں جائیں، نہ اہل سنت کے چھینے ہوئے حقوق واپس لیے جا سکتے ہیں۔

دار العلوم محمدیہ غوثیہ، محض ایک تعلیمی ادارہ ہی نہیں بلکہ ایک ہمہ گیر تحریک ہے اس کا مقصد اولین اس دین حق کی کامل سربلندی اور غلبہ ہے جو اللہ تعالیٰ کا محبوب رسول اور برگزیدہ بندہ محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ وسلم اپنے بھیجنے والے کی طرف سے بنی نوع انسان کے لیے رشد و ہدایت لے کر آیا۔ اور یہ فریضہ آپ نے انجام دینا ہے۔ اس کے لیے ضروری ہے کہ آپ ان خامیوں اور کمزوریوں سے اپنے دامن کو پاک کریں۔ اس مہم کو سر کرنے کے لیے پہلی شرط یہ ہے کہ آپ میں ٹھوس علمی قابلیت ہو۔

کتاب و سنت میں بیان کردہ اسرار و معارف تک آپ کی براہ راست رسائی

Marfat.com

ہو۔ آپ رسمی عالم بننے کے بجائے ماہر عالم بننے کے لیے اپنے شب و روز وقف کردیں
آپ صرف قدیم علوم سے ہی بہرہ ور نہ ہوں بلکہ عصر حاضر کے تقاضوں کو سمجھنے کے لیے اور
ان تقاضوں کے چیلنج کو قبول کرنے کے لیے آپ پر لازم ہے کہ آپ جدید علوم سے
بھی واقفیت بہم پہنچائیں۔ اس طرح ان علل و امراض کی آپ صحیح تشخیص کرسکیں گے
جن میں آج کا انسانی معاشرہ گرفتار ہے اور درد و الم سے کراہ رہا ہے اور کسی مسیحا نفس
کے لیے چشم براہ ہے۔ اور اس تقابلی مطالعہ سے آپ کو اسلام جو دین فطرت ہے۔
اس کے نظریات و افکار کی بلندی اور اسکے قوانین و احکام کی افادیت اور اہمیت پر آگاہی
حاصل ہوگی۔

اسی مقصد کے حصول کے لیے اتنا طویل عرصہ آپ اس دارالعلوم میں تعلیم حاصل
کرتے رہے۔ لیکن اس حقیقت کو میں نے دوران تعلیم بھی کئی مرتبہ آپ کے سامنے بیان
کیا کہ ہم صرف آپ میں ایک ملکہ پیدا کرتے ہیں اور پرواز کے لیے بال و پر مہیا کرتے
ہیں یہاں سے فارغ التحصیل ہونے کے بعد اگر آپ زندگی کی آسائشوں میں کھو جائیں
پیہم مطالعہ، شب و روز مطالعہ، سفر و حضر میں مطالعہ کے ذریعے علم و حکمت کے اعلیٰ
مراتب پر فائز ہونے کے لیے سرگرم عمل نہ رہیں۔ تو گویا آپ نے ہمارا وقت بھی
ضائع کیا اور اپنی ذات کے ساتھ بھی بے انصافی کی۔ اس ملکہ سے کام لینا ان بال
و پر سے بلند ترین مقامات تک محو پرواز رہنا اب آپ کی ذمہ داری ہے۔ اس
عرصہ میں جو آپ نے ہمارے ساتھ گزارا۔ ہم نے آپ کو زیور علم سے آراستہ
کرنے کے ساتھ ساتھ مقدور بھر کوشش کی کہ آپ کی سیرت خلق محمدی علیٰ صاحبہا
الف الف سلام کے دلنواز قالب میں ڈھل جائے۔ کیونکہ آپ کا علم دوسروں
کے لیے رشد و ہدایت اس وقت بن سکتا ہے، جب آپ کی سیرت کا دامن
ہر قسم کی آلائشوں سے پاک ہو۔ دولت کا لالچ۔ بلند مناصب کی خواہش خود بینی

Marfat.com

اور انانیت، ریا و نمود ایسی آلائشیں ہیں، کہ اگر آپ اپنے آپ کو ان سے پاک نہیں کریں گے تو آپ بحر العلوم کیوں نہ ہوں، فصاحت و بلاغت کے سرچشمے آپ سے کیوں نہ پھوٹ رہے ہوں، کسی گمکردہ راہ کو آپ راہ راست پر نہیں لا سکتے۔ اس بات کو میں پھر اس عظیم کنونشن میں دھرانا اپنا فرض سمجھتا ہوں کہ آپ اپنی سیرت اور کردار کو ہر طرح کے داغوں سے محفوظ رکھیں، تاکہ آپ کا وجود اس شب دیجور میں شمع نور ثابت ہو، آپ کی باتوں کو سننے سے پہلے لوگ آپ کے بلند و پاکیزہ کردار کو دیکھ کر آپ کے والا و شیدا ہو جائیں۔

یہاں سے فارغ التحصیل ہونے کے بعد آپ میدانِ عمل میں اپنی صلاحیتوں کا مظاہرہ کر رہے ہیں، خواہ آپ کسی منصب پر فائز ہوں، تدریس، تقریر، تحریر کے ذریعے دین کی خدمت آپ کے فرائض منصبی سے ہے، اور اس سے آپ چاہیں بھی تو پہلوتہی نہیں کر سکتے۔ ہمیں امید ہے، کہ آپ اپنے اِن فرائض کی بجا آوری بے دلی سے نہیں کرتے ہوں گے، بلکہ بڑی محنت، جان سوزی اور احساس ذمہ داری سے سرشار ہو کر اپنے فرائض کو سرانجام دینے میں کوشاں ہوں گے۔ دارالعلوم محمدیہ غوثیہ کے فارغ التحصیل عالم ہونے کے باعث قوم نے آپ کی ذات سے خصوصی توقعات وابستہ کی ہوئی ہیں، امید واثق ہے کہ آپ اپنی قوم کو مایوس نہیں کریں گے آپ کی تقاریر کا انداز مصلحانہ اور حقیقت پسندانہ ہونا چاہیئے، کسی کی دل آزادی کیے بغیر اپنے عقائد و نظریات کو ایسے دلکش اور مدلّل انداز میں بیان کیجیے، کہ سامعین ان کو تسلیم کرنے پر مجبور ہو جائیں، آپکو تدریس کے ذریعہ اپنے طلبہ میں بھی اپنے آقا و مولا صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے جذبہ عشق و محبت کو خدمتِ دین کے لیے اجاگر کرتے اور اُن کے دِل میں شوق کی چنگاری سلگانے کی کوشش سے کبھی غافل نہیں ہونا چاہیئے۔

مدرس حضرات، پوری طرح مطالعہ کر کے اور تیاری کر کے طلبہ کو اُن کے اسباق پڑھائیں، تاکہ آپ کے فیض سے اُن کے سینے گنجینۂ علم وحکمت بن جائیں۔ تدریس کے ساتھ ساتھ اُن کے دلوں میں عشقِ مصطفوی صلی اللہ علیہ وسلم کی شمعیں بھی روشن کرتے جائیں کیونکہ جس دِل میں یہ شمع روشن ہوتی ہے، اس کو کوئی آندھی بھی گل نہیں کر سکتی نیز اپنے حُسنِ عمل اور روشن کردار سے اُن کے قلوب واذہان میں نیکی سے الفت اور بدی سے نفرت کی تخم ریزی کرتے رہیں۔ کیونکہ شاگرد جتنا اپنے اُستاد سے متاثر ہوتا ہے، اور کسی سے متاثر نہیں ہوتا۔ پاک نفس اُستاد کا فیضانِ صحبت شاگرد کی شخصیت کو چار چاند لگا دیتا ہے اپنی تصنیفات کے لیے آپ ایسے موضوعات منتخب کریں۔ جن کے بارے میں اسلامی نقطۂ نگاہ جاننے کی نوجوان نسل میں بڑی تڑپ پائی جاتی ہے۔ اس کے لیے وسیع مطالعہ، طویل غور و فکر، اور بڑی محنت سے اپنے افکار کو اس طرح قلم بند کرنے کی ضرورت ہے کہ آپ کے اسلوب تحریر کی مہک دلوں کو معطر کر دے۔ اگر آپ ان بیان کردہ فرائض کو محنت اور دیانت داری سے انجام دیتے رہے تو یقین کریں اللہ تعالیٰ اہل سنت کے بکھرے ہوئے اس قافلہ کو پھر منظم کر دے گا۔ اللہ تعالیٰ کی محبت اور اُس کے محبوب کے عشق کے پرچم کے نیچے جب ہم متحد ہوں گے تو دنیا کی کوئی طاقت نہ آپ کی ترقی کا راستہ روک سکے گی اور نہ آپ کے حقوق پر دست درازی کر سکے گی ہماری عزت، ہماری کامیابی اسلام کے ساتھ وابستہ ہے اگر اسلام کے پرچم کو ہم بلند کرنے اور مصائب و آلام کے طوفانوں کے باوجود اسے بلند رکھنے میں کامیاب ہوں تو اللہ تعالیٰ اپنی رحمت کے خزانوں کے منہ آپ کے لیے کھول دے گا آپ کا نام سن کر باطل لرزہ بر اندام ہو جایا کرے گا۔ آپ کی ساری کمزوریاں اور بیماریاں اللہ تعالیٰ کی مہربانی سے اور اس کے محبوب کریم صلی اللہ علیہ وسلم

کے فیضان نگاہ سے خود بخود کافور ہوتی چلی جائے گی۔

آخر میں ایک اہم چیز کی طرف آپ کی توجہ مبذول کرانا اپنا فرض سمجھتا ہوں۔ کہ انفرادی کوشش کتنی دقیع اور کتنی افادیت کی حامل کیوں نہ ہو وہ اجتماعی کوشش کا نعم البدل نہیں ہو سکتی آپ جہاں بھی ہوں اور خدمت اسلام کے سلسلہ میں جس قسم کی سرگرمیوں میں منہمک ہوں آپ کا رابطہ اپنے مرکز سے ہر وقت قائم رہنا چاہیئے اسی طرح ہماری انفرادی کوششیں اجتماعی کوششوں کا روپ اختیار کریں گی اور ان کے نتائج ہماری توقعات سے کہیں زیادہ ہوں گے۔

ضیائے حرم جو آپ کے دارالعلوم محمدیہ غوثیہ کا ترجمان ہے اور ادارہ ضیاء القرآن پبلی کیشنز جو اہل سنت کا قابل قدر اور ترقی پذیر اشاعتی ادارہ ہے ان کے ساتھ تعاون کرنا اور ان کی ترویج و ترقی کے لیے کوشاں رہنا آپ کی اہم ترین ذمہ داری ہے اور مرکز سے آپ کی دلی وابستگی کی روشن دلیل ہے۔

اب تک جو گفتگو ہوئی ہے اس کا مرکز اہل سنت والجماعت کا سواد اعظم تھا۔ اب مجھے ایک اور اہم فریضہ کی طرف بھی آپ کی توجہ مبذول کرانا ہے۔

ہم نے پاکستان حاصل کیا۔ اس کے لیے بے دریغ اور بے حساب قربانیاں دیں اس کا مقصد صرف حکومت یا آزادی حاصل کرنا نہ تھا۔ بلکہ ہم نے ایک عظیم مقصد کی تکمیل کے لیے یہ خطہ زمین حاصل کیا تھا اور جس کیلئے کو ہم نے ہر محفل میں، ہر جلسہ ہر گلی کوچہ میں اعلان کیا کہ پاکستان کا مطلب کیا لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ۔

یعنی ہم نے یہ ملک اس لیے حاصل کیا کہ وہ دین فطرت جس کے ہم امین بنائے گئے ہیں اور جس کی فطری تعلیمات انسانیت کے جملہ روگوں کے لیے اکسیر ہیں اس پر پہلے اس خطہ زمین میں تجربہ کریں اور جب اسلام کا یہ گلشن بارآور ہو جائے تو اور لوگوں کو بھی اس کو قبول کرنے کی دعوت دیں لیکن ہم پوری طرح اس وعدہ کو ایفاء کرتے ہیں

Marfat.com

کامیاب نہیں ہوئے۔ اس مقصد کی تکمیل کے سلسلہ میں عالم دین ہونے کی حیثیت سے آپ پر بھی کچھ ذمہ داریاں عائد ہوتی ہیں غور فرمائیں اگر کسی جگہ آپ باغ لگانا چاہتے ہیں اور وہ زمین جنگلی بوٹیوں، خاردار جھاڑیوں سے اٹی پڑی ہے۔ اس میں اونچے ٹیلے بھی ہیں اور گہرے گڑھے بھی تو اس کو اسی حالت میں رکھ کر نہ آپ اس میں باغ لگا سکتے ہیں اور اگر باغ لگا بھی لیں تو اس کو سرسبز و شاداب نہیں رکھ سکتے اور نہ اسے بارآور بنا سکتے ہیں پھر زمین کے اس قطعے میں جو شخص باغ لگانے کا قصد کرتا ہے اس پر یہ فرض عائد ہوتا ہے کہ باغ لگانے کا اگر اس کا ارادہ پختہ ہے تو پہلے ان جھاڑیوں اور خاروخس سے اس ٹکڑے کو صاف کرے پھر اس کے نشیب و فراز کو ہموار کرے پھر اس میں آبپاشی کرنے کا اہتمام کرے تب اس میں جا کر باغ کا پہلا پودا لگ سکتا ہے اور مسلسل دیکھ بھال کے بعد وہ بارآور ہو سکتا ہے۔

پاکستان کے جس معاشرہ میں ہم آرزو کر رہے ہیں کہ یہاں دین مصطفوی کا چمن بہار آشنا ہو اس معاشرہ میں تو جھوٹ، بد دیانتی، وعدہ شکنی، حق تلفی، رشوت ستانی اور رشوت دہی وغیرہ وغیرہ جیسے کوڑا کرکٹ کے انبار لگے ہوئے ہیں جن کی عفونت سے دماغ پھٹ رہا ہے جب تک آپ عوام کو ان قبیح عادات سے متنفر نہیں کریں گے اور اخلاق حسنہ کی محبت کی تخم ریزی ان کے دلوں میں نہیں کر دیں گے اس وقت تک اس معاشرہ میں نظام مصطفیٰ کے نفاذ کی کوششیں قبل از وقت ہوں گی۔ درحقیقت ان عیوب و نقائص سے معاشرہ کو پاک صاف کرنا بھی نفاذ نظام مصطفیٰ کی مبارک مہم کا ایک اہم حصہ ہے۔ آپ حضرات کی یہ بھی ذمہ داری ہے کہ جہاں تک آپ کی ہمت ساتھ دے۔ اللہ تعالیٰ پر بھروسہ کرتے ہوئے آپ اپنی قوم کو ان آلائشوں سے پاک کرنے کی کوشش میں سرگرم رہیں جیسے جیسے آپ کی یہ کوششیں بارآور ہوں گی

Marfat.com

نظام مصطفیٰ علیہ الطیب التحیۃ والثناء کے نفاذ کا راستہ ہموار ہوتا جائے گا اور رکاوٹیں دور ہوتی جائیں گی۔ یہ کام مشکل ہے محنت طلب ہے اور طویل المیعاد ہے لیکن یہ اس قصر رفیع کی خشت اول ہے اس میں آپ کا جتنا زیادہ حصہ ہو گا۔ اللہ تعالیٰ کی رضامندی آپ کو میسر آتی رہے گی اور اس کی توفیق آپ کی دستگیری کرے گی۔

Marfat.com

چوتھی نشست

دنیا میں دو قسم کے انسان نظر آتے ہیں ایک وہ جو ماحول کا اثر قبول کرتے ہوئے حالات کے ساتھ مصالحت کو اپنے لیے سامان عافیت خیال کرتے ہیں، اپنے انفرادی ماحول کی مختصر سی دنیا میں اگر انہیں زندہ رہنے کا حق مل جائے۔ تو اسے اپنی کامیابی کی آخری منزل قرار دیتے ہیں۔ اگر غیرتِ ایمانی یا باطل قوتوں کے ساتھ برسرِ پیکار ہونے کا فطری جذبہ کبھی انہیں حالات کی تلخی کا احساس دلاتا بھی ہے۔ تو عقل عیار۔

"زمانہ با تو نسازد تو با زمانہ بساز"

کا سبق پڑھا کر پھر انہیں طلسم سامری کا اسیر بنا دیتی ہے۔

دوسرے وہ لوگ ہیں۔ جو حالات کا اثر قبول کرنے کے بجائے ماحول کے اوپر اثر انداز ہونا مردانگی کی دلیل سمجھتے ہیں۔ جو مخالفتوں سے گھبراتے نہیں۔ بلکہ تندیٔ بادِ مخالف کو بلندیٔ پرواز کا فال سمجھتے ہیں۔ اگر انہیں کسی امتحانی مرحلہ سے گزرنا پڑے۔ تو ہتھیار ڈال نہیں دیتے بلکہ ستاروں کی تنک تابی کو دلیل صبح خیال کرتے ہیں۔ وہ حالات کی تلخی پر آنسو بہانے کے بجائے عمل کی قوت کو قوم کی تقدیر سمجھتے ہیں۔ بلکہ دانائے راز کے اس رازِ زندگی کہ۔۔۔

حدیث بے خبر انست کہ تو با زمانہ بساز
زمانہ با تو نسازد تو با زمانہ ستیز

کو وقت کا تقاضا سمجھتے ہیں۔

دارالعلوم محمدیہ غوثیہ کے فارغ التحصیل علماء کے کونشن کی چوتھی نشست

Marfat.com

ہیں دوسرے گروہ کے سرخیل علامہ ڈاکٹر پروفیسر محمد طاہر القادری مہمان خصوصی کی حیثیت سے تشریف لانے والے تھے۔

ماحول میں قدرتی طور پر ایک خاص قسم کی اپنائیت محسوس ہو رہی تھی۔

"الارواح مجندۃ" کی ازلی صداقتیں انجانی مسرتوں کی صورت میں چہروں سے ہویدا تھیں۔ مہمانِ معظم راستہ کی مصروفیات کے سبب بروقت نہ پہنچ سکے۔ جس کے سبب اجلاس کی باقاعدہ کارروائی ذرا دیر سے شروع ہوئی۔ البتہ عاشقانِ مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آٹھ بجتے ہی پنڈال میں جمع ہونے لگے۔ چند لمحات میں دارالعلوم کا ہال نا صحن کھچا کھچ بھر گیا۔ اگرچہ موسم میں خاصی خنکی تھی لیکن جذبات کی حدت نے سامعین کو اس کا ذرا بھر احساس نہ ہونے دیا۔ قاری مرید حسین صاحب چشتی اور قاری بشیر احمد صاحب نے یکے بعد دیگرے تلاوتِ کلام مقدس سے محفل کا رنگ جما یا۔ اور جناب قاری حافظ عبداللطیف صاحب قادری نے بارگاہ رسالت صلی اللہ علیہ وسلم میں اس خلوص اور محبت سے نذرانہ عقیدت پیش کیا کہ پوری محفل جھوم جھوم گئی۔

تقریباً ۹½ بجے مہمان معظم، سراپہ ملت جناب پروفیسر محمد طاہر القادری صاحب نے سٹیج کو رونق بخشی، حضور ضیاء الامت مدظلہ العالی کرسی صدارت پر تشریف فرما تھے مہمان خصوصی کے پہنچتے ہی آپ کی اجازت سے سلسلہ تقاریر کا آغاز ہوا۔ مختصر وقت کے لیے دارالعلوم کے طالب علم رضاء الدین صدیقی کو اقبال رح کے نظریہ محبت کے موضوع پر اظہار خیال کے لیے دعوت دی گئی۔ انہوں نے کہا۔ اقبال رح کے نزدیک عشق "آہ سرد، ورنگ زرد، وچشم تر" سے عبارت نہیں، بلکہ اقبال کا نظریہ عشق یہ ہے۔

"عشق در سینہ ما ہنگامہ ہا بیدار کرد"

اس کے بعد یورپ میں جند اللہ کی سرگرمیوں کے آرگنائزر جناب صاحبزادہ

Marfat.com

محمد امداد حسین صاحب فاضل دار العلوم محمدیہ غوثیہ بھیرہ شریف کو دعوت خطاب دی گئی۔ انہوں نے انگریزی زبان میں بڑے مؤثر انداز میں اخلاق محمدیہ علیٰ صاحبہا افضل الصلوات واجل لتحیات پر روشنی ڈالی۔

صاحب زادہ صاحب کے معاً بعد سٹیج سیکرٹری نے بڑے جذباتی انداز میں جناب پرنسپل صاحب کو اظہار خیال کی دعوت دی۔ آپ کا موضوع تھا۔

"اسلامی معاشرہ کی تشکیل میں دینی مدارس کا کردار ماضی، حال اور مستقبل کے تناظر میں"

آپ نے اپنی گفتگو کا آغاز کرتے ہوئے فرمایا۔

آج میری دیرینہ آرزو کی تکمیل ہو رہی ہے۔ ایک مدت سے میں اس عظیم درس گاہ میں حاضر ہونے کا شوق رکھتا تھا۔ لیکن جتنی تڑپ زیادہ تھی۔ اتنی ہی مجھے انتظار کرنا پڑی میں جب بھی ضیاء الامت جسٹس پیر محمد کرم شاہ صاحب الازہری سے ملتا ہوں۔ ان کے روپ میں مجھے شفقت پدری میسر آتی ہے۔ یہ بات میں اپنے دل کی گہرائیوں سے کہہ رہا ہوں۔ مبالغہ آرائی کا میں عادی نہیں۔

انہوں نے فرمایا۔ مجھے جو موضوع دیا گیا ہے۔ وہ انتہائی اہم اور دقیق ہے دار العلوم کے فضلاء کے علاوہ باقی سامعین کی کثیر تعداد مجھے مجبور کر رہی ہے۔ کہ میں ان کے مزاج کا خیال رکھوں۔ ذہنی کشمکش کا شکار ہوں۔ کوشش کروں گا کہ کوئی درمیانی راہ نکل آئے۔

اپنے موضوع کے متعلق اظہار خیال کرتے ہوئے ابتداءً آپ نے اسلامی معاشرہ کی خصوصیات بیان فرمائیں۔ اور پھر فرمایا۔ دینی مدارس ایک مثالی اسلامی معاشرہ کی تشکیل میں ہمیشہ بنیادی حیثیت کے حامل رہے ہیں اور آج بھی وہ یہ کردار ادا کر سکتے ہیں۔ بشرطیکہ ان میں کام کرنے والے افراد امت اپنی ذمہ داریاں باحسن وجوہ سرانجام دیں۔ ابتداءً مسجد و مدرسہ ایک تھے۔ اسلام نے اسی تعلیم کی حوصلہ افزائی کی ہے۔

جس میں یادِ الٰہی کا درس ہو۔ اور عشقِ مصطفوی صلی اللہ علیہ وسلم کی شمع فروزاں ہو۔ اگر یہ چیزیں علم میں مفقود ہوں۔ تو ایسا علم دینے والے مدرسہ کو ہم دین اسلام کا نمائندہ نہیں کہہ سکتے۔

علمائے اسلام کو یہ شرف حاصل ہے۔ کہ انہوں نے تعلیم کو باقاعدہ فن کی حیثیت سے متعارف کرایا۔ اور تصنیف و تالیف کے ذریعے دنیا کو علم سے روشناس کرایا۔

امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ نے تاریخ تعلیم، اور فن تعلیم کے موضوع پر "العالم والمتعلم" کے عنوان پر سب سے پہلی کتاب تصنیف فرمائی۔

مالکی فقہ کے ایک متبحر عالمِ دین نے "آداب المعلمین" تحریر کی اور یہ وہ وقت تھا جب پورا یورپ تاریکی میں ڈوبا ہوا تھا۔ اور وہاں علم کا نام و نشان بھی نہ تھا ان دو کتب کے علاوہ متعدد علماء نے کئی تصانیف اس موضوع پر تحریر کیں۔ جن میں فارابی اور قاضی عیاض وغیرہ کی تصانیف سرفہرست ہیں۔ امام احمد بن حنبل رح، قاضی ابو یوسف، امام محمد، امام زفر رح وغیرہ ان ہی درسگاہوں سے پیدا ہوئے۔ حتیٰ کہ امام اعظم رح نے اپنے شاگردوں میں سے چالیس علماء پر مشتمل ریسرچ اکیڈمی قائم کی۔ اور بعد ازاں پورے عالمِ اسلام میں یہ سلسلہ جاری رہا۔

انہوں نے فرمایا۔ برصغیر پاک و ہند میں دینی مدارس کا آغاز سلطان محمود غزنوی کے دور سے ہوا۔ آپ نے ایک عظیم الشان دینی مدرسہ قائم کیا جس سے اسلامی تاریخ کی عظیم ہستیاں پیدا ہوئیں۔ قطب الدین ایبک اور ناصر الدین قباچہ نے ملتان میں مدارس قائم کیے۔ ابن بطوطہ اپنے سفرنامہ پاک و ہند میں لکھتا ہے۔ میں نے ایک گاؤں دیکھا جس میں بیس ۲۰ مدارس تھے۔

جناب پروفیسر صاحب نے اپنی گفتگو جاری رکھتے ہوئے فرمایا ہم یہ نہیں

Marfat.com

چاہیئے۔ ان مدارس سے مغربی مفکر پیدا ہوں۔ بلکہ ہماری آرزو ہے کہ ان کی کوکھ سے امت کو کوئی رومیؒ مل جائے۔ کوئی غزالیؒ امت کا مقدر بن جائے۔ ابن الھیثم پیدا ہو۔ یا کوئی رازی میدان علم میں ایک بار پھر نقطہ آفرینیاں کرے۔

آپ نے فرمایا۔ مدت دراز سے دینی مدارس پر جمود طاری ہے۔ کوئی رازیؒ یا غزالی پیدا نہیں ہو رہا۔ میرے نقطۂ نظر سے اس دور میں جب ہمارے مدارس اسلامی معاشرہ کی تشکیل میں جاندار کردار ادا کر رہے تھے اس کی بنیادی وجہ یہ تھی۔ کہ اس وقت کے علماء نے عصری تقاضوں کو ملحوظ خاطر رکھا اور زمانے کے بدلتے ہوئے حالات کے مطابق اپنے نصاب تعلیم میں تبدیلی کرتے رہے۔ ایک دور تھا۔ جب مدارس میں صرف فقہ اور اصول فقہ کے علوم پڑھائے جاتے تھے۔ خود برصغیر پاک و ہند میں ایک وقت ایسا آیا۔ جب حدیث طیبہ کو فقہ کے بعد درجہ دیا جاتا تھا۔ حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء کی مسئلہ سماع کے موضوع پر بادشاہ وقت کے دربار میں علماء سے گفتگو ہوئی۔ حضرت خواجہ صاحب نے دلیل کے طور پر حدیث طیبہ پیش کی۔ تو علماء نے کہا۔ حدیث کو چھوڑ دیجئے۔ اور کسی فقہ کی کتاب کا حوالہ پیش کیجئے۔

بعد ازاں شیخ عزیز اللہ اور شیخ عبداللہ ملتانی کا وقت آیا۔ تو معقولات کو نصاب میں دخل اندازی کا موقع ملا۔ حتیٰ کہ ایک وقت ایسا آیا جب صرف معقولات اور فلسفہ پر ہی سارا زور صرف ہوتا تھا۔ حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلویؒ کے دور میں حدیث طیبہ کو دوبارہ اہمیت دی جانے لگی۔ حضرت شاہ ولی اللہ دہلوی کے زمانے میں ابتداءً مشارق الانوار اور مشکوٰۃ کا متن پڑھایا جاتا تھا۔ بعد میں اسی دور میں مؤطا پڑھائی جانے لگی۔ ملا نظام الدین فرنگی محلی نے پھر ردو بدل اور حذف و اضافہ کر کے نصاب کو وقت کے تقاضوں سے ہم آہنگ کیا۔ ان ہی کے نام سے ثانیا درس نظامی موسوم ہوا۔

جناب پروفیسر صاحب نے فرمایا۔ اب چاہیئے تو یہ تھا۔ کہ ہم ان اکابر کے

نقش قدم پر چلتے ہوئے حذف واضافہ اور ارتقاء کا دستور باقی رکھتے لیکن شوئی قسمت کہ مسلمانوں پر دور غلامی آگیا جس کے سبب نہ صرف مسلمانوں کی سیاسی واقتصادی زندگی تباہ ہوئی بلکہ اس دور نے ہماری روحانی واخلاقی اور تعلیمی وثقافتی زندگی کو بھی مختل کر دیا۔ دین ودنیا میں جدائی پیدا ہوتی گئی۔ علم عمل سے جدا ہوگیا۔ ظاہر باطن سے جدا ہوا۔ صدیاں گزر گئیں۔ قوم کے حساس افراد نے زمانے کے تقاضوں کی طرف توجہ نہ کی۔ اور اب جمود کی کیفیت یہ ہے۔ کہ جو مرد قلندر اور وقت کا پیر محمد کرم شاہ نصاب تعلیم اپنے دور کی ضروریات اور تقاضوں کے مطابق ہم آہنگ کرنے کی کوشش کرتا ہے۔ تو یہ ہنگامہ کھڑا ہو جاتا ہے۔ کہ شاید یہ شخص دین کے خلاف سازش کر رہا ہے۔ اگر یہ سازش ہے۔ تو "معاذ اللہ" ہمارے اکابر بھی یہی کرتے رہے۔ نصاب میں ارتقاء کا سلسلہ ختم ہوا۔ تو علم بگڑ گیا جس علم کی خاطر سب کچھ پڑھنا مقصود تھا۔ اس کے لیے معقول وقت نہ بچا۔ اور جو علوم خادم تھے ان کے حصول کے لیے سارا وقت ضائع ہونے لگا۔ منطق وفلسفہ جو یونان سے درآمد شدہ ہے۔ اس کے حصول کو دینی فریضہ خیال کیا جاتا ہے۔ اور طویل وقت اس کام کیلئے صرف کیا جاتا ہے۔ لیکن جب تفسیر اور حدیث پڑھنے کا وقت آتا ہے تو "دورے" کی محض کارروائی پوری کی جاتی ہے۔

انہوں نے فرمایا۔ ہمارے اوپر یہ دینی فریضہ عائد ہوتا ہے۔ کہ ہم اپنے نصاب میں تصوف کو بنیادی حیثیت دیں۔ تاکہ علمائے کرام کے دلوں میں زہد واستغناء پیدا ہو۔ وہ لوگوں کے پیچھے نہ چلیں۔ بلکہ لوگ ان کے پیچھے چلیں۔ توجیہی علوم کی بجائے ہماری توجہ تخلیقی علوم کی طرف ہونی چاہیئے۔ ہم علوم سے صرف مناظرہ ومجادلہ نہ سیکھیں۔ بلکہ علم پڑھنے والوں میں دینی جذبہ اور تڑپ پیدا ہو۔ انہوں نے قبلہ پیر صاحب کی شخصیت کا حوالہ دیتے ہوئے فرمایا کہ سپریم کورٹ میں جسٹس کے فرائض سرانجام دینا۔ یا نئے سے نئے پیش آمدہ مسائل کو سمجھنا اور ان کا قوم کے

Marfat.com

سامنے قابل عمل حل پیش کرنا تب ہی ممکن ہے۔ جب انسان حضرت ضیاء الامت کے طریقہ کار کے مطابق عمل پیرا ہو۔

آپ نے سلسلہ گفتگو جاری رکھتے ہوئے دارالعلوم محمدیہ غوثیہ کے فضلاء کو فرمایا، کہ احیائے علوم دین کی جس تحریک کا اس ادارہ سے آغاز ہوا ہے اس کو کامیابی سے ہمکنار کرنا یہ تمہارا فرض منصبی ہے۔ بے شک یہ راہ بڑی کٹھن ہے۔ اس میں متنوع قسم کی دشواریاں پیش آئیں گی۔

حضرت غزالی اس راہ پر چلے تو انہیں مفتیوں کے فتووں کا نشانہ بننا پڑا۔ حضرت بایزید بسطامیؒ پر تکفیر کے فتوے لگائے گئے۔

حضرت ابوالحسن شاذلی کو شہر سے نکال دیا گیا۔ لیکن یہ عظیم المرتبت ہستیاں اپنے اپنے مؤقف پر ڈٹی رہیں، اور حالات گواہ ہیں۔ کہ رب قدوس جل جلالہ اور محبوب پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں پذیرائی انہیں کو حاصل ہوئی۔

علمی تحریک کو آگے بڑھانا اسے بے ادبی نہیں کہا جاتا۔ بلکہ یہ ہمارے اسلاف کا طریقہ کار رہا ہے۔ اگر مسائل کے ساتھ اختلاف کرنا بے ادبی ہوتا۔ تو امام اہل سنت الشاہ احمد رضا بریلویؒ اپنے پیش رو امام طحاوی کے ساتھ دو سو پچاس مسائل میں اختلاف نہ کرتے۔ امام اعظم ابوحنیفہ نے اپنے شاگردوں امام ابو یوسفؒ اور امام محمدؒ سے اختلاف کا حق نہ چھینا۔ آج ہم یہ حق کیسے سلب کرلیں۔ علم میں تحرک اور تدقیق کو بحال کرنا ہے۔

افراط و تفریط سے بچتے ہوئے اکابر کے ساتھ ٹکر لیے بغیر ان کی وراثت علم سے ہمیں استفادہ کرنا چاہیئے۔ اچھے وارث وہ نہیں ہوتے۔ جو ان کے چراغوں کو بجھا کر شنداں میں رکھ دیں۔ چومیں اور رکھ دیں۔ ان کی روح تب خوش ہو گی جب ان کا چراغ جلتا رہے۔ یہ تسلسل تب ہی قائم رہ سکتا ہے کہ ہم وہ میراث علم

Marfat.com

جو ہمیں ملی ہے۔ آئندہ نسلوں تک پہنچائیں۔ اگر ہم اکابر کے نقشِ قدم کو چھوڑ کر خالی عقیدت کے نعرے بلند کرتے رہیں۔ تو بدنام تو ہو سکتے ہیں۔ ہمارا نام اچھے لفظوں سے یاد نہیں کیا جائے گا۔

انہوں نے فرمایا ہمارے اکابر اہل تھے۔ ہم نااہل ورثاء ہیں بعض کے اکابر نااہل تھے لیکن اولاد اہل نکلی۔ اولاد اہل ہو تو نام نہیں مٹتا۔ ہم نااہل ہو کر اپنا نام مٹاتے رہیں گے ہمارے اکابر تو اہل تھے ان کا نام روشن رہے گا۔ ہم ہی اپنی نااہلی کے باعث صفحہ ہستی سے مٹ جائیں گے۔

محترم پروفیسر صاحب نے بڑے ہی حساس اور اپنائیت کے انداز میں دارالعلوم کے طلباء کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا۔ کہ حضرت ضیاء الامت نے جس ضیاء کو متعارف کرایا۔ آپ کا کام ہے کہ اس کی ضیا پاشیوں کو قائم رکھیں۔ آپ نے اس دارالعلوم سے جو ضیاء پائی ہے اس کے تحرک کو بحال رکھیں۔ ضیاء کا کام ہے روشن کرتے رہنا۔ اگر یہ بجھ گئی۔ تو اس کا فیض ختم ہو جائے گا اس ادارے کے طلباء پر یہ فرض عائد ہوتا ہے کہ وہ اہل اولاد ہونے کا ثبوت دیں۔ اور احیائے علوم دین کی تحریک کو تیز تر کرنے کے لیے اپنا سب کچھ داؤ پر لگا دیں۔ میں اس تحریک کا ادنیٰ خادم ہونے کی حیثیت سے ہر خدمت کرنے کے لیے تیار ہوں۔ جو حکم آپ مجھے فرمائیں گے۔ اس کی بجا آوری اپنے لیے فخر محسوس کروں گا۔ آپ اس عظیم ذمہ داری کو ادا کریں مجھے آپ اپنا جاروب کش پائیں گے۔ حضرت پروفیسر صاحب کے یہ رقت آمیز کلمات پوری محفل کو اپنے ساتھ بہا کر لے گئے۔ ان کی زبان سے یہ کلمات نکل رہے تھے۔ اور حضور ضیاء الامت فرما رہے تھے۔

آپ جاروب کش نہیں، بلکہ آپ ہمارے قابلِ فخر قائد ہیں۔ اللہ کرے یہ تعلق قائم رہے۔ باہمی محبت کے جذبات پروان چڑھتے رہیں۔

Marfat.com

اور دارالعلوم محمدیہ غوثیہ کے علماء پروفیسر صاحب کی توقعات پر پورا اتریں

(آمین)

دعائے خیر کے ساتھ محفل اختتام

پذیر ہوئی۔

Marfat.com

آخری نشست

دارالعلوم محمدیہ غوثیہ کے فارغ التحصیل علماء کے کنونشن کی اس آخری نشست میں اسلامی جمہوریہ پاکستان کی وفاقی حکومت کے دو اہم عہدے دار بطورِ مہمانِ خصوصی شریک ہوئے، یہ مہمان عزت مآب جناب راجہ محمد ظفر الحق صاحب مشیر وزیر اعظم پاکستان برائے سیاسی امور اور محترم المقام جناب حاجی محمد حنیف طیب صاحب وفاقی وزیر برائے قدرتی وسائل و پٹرولیم تھے۔

دن کے تقریباً گیارہ بجے محفل کا آغاز تلاوتِ کلامِ مقدس سے ہوا، بعد ازیں نعتِ رسولِ مقبول صلی اللہ علیہ وسلم پیش کی گئی۔

معزز مہمانوں سے قبل دارالعلوم محمدیہ غوثیہ میں زیرِ تعلیم طلباء میں سے صاحبزادہ غلام کمال الدین نے اردو میں، حافظ شوکت علی نے عربی میں، اور حافظ احمد طارق نے انگریزی میں خطاب کیا۔ تینوں طلباء کی تقریریں اپنی مثال آپ تھیں، فصاحت و بلاغت کا مرقع مفہوم و مطالب کے لحاظ سے قابلِ رشک اور اندازِ بیان کے نقطۂ نظر سے فقید المثال، اختصار کے پیشِ نظر پوری تقاریر نو ہدیۂ سامعین نہیں کی جا سکیں گی۔ البتہ چند اقتباسات پیشِ خدمت ہیں حافظ شوکت علی نے عربی زبان میں اظہارِ خیال کرتے ہوئے اسلامی نظریۂ جہاد کو موضوعِ سخن بنایا۔ انہوں نے کہا وہی لوگ دنیا میں کامیاب ہوتے ہیں، جو دنیوی لذات میں گم ہونے کی بجائے سخت کوشی کو اپنا شعار بنا لیتے ہیں۔ جو لوگ سہل کوشی کا شکار ہوتے ہیں مسلسل نامرادی ان کا ساحل بن جاتی ہے انہوں نے کہا۔

مَنْ یَتعبْ یَسترح، مَنْ یجھد یقن، مَنْ یَسھر نیل

Marfat.com

العلا ومن يكسل يهن من يله يندم ومن
ينم يورث الحسرات والعار۔

اپنے مقصد کی وضاحت کرتے ہوئے مزید کہا۔

یا اصدقائی! الجهاد ر فس الترف والتلذذ، ر فس
الحقارة والتمسك بالسزاجة والصعوبة برضوان
القلب۔ والله الجهاد فی الله خلع خلع اللذات
الماجنة و انقطاع تام عن الاهواء
الاثمة۔

ایحاً ا الجهاد فی الله التمسك والتشبت باحکام
الله واوامره غاية التمسك والاعتصام بحبله
اعتصاماً متينا۔

حافظ احمد طارق نے انگریزی زبان میں اسلامی معاشرے کی خصوصیات پر روشنی ڈالی اپنی گفتگو کو جاری رکھتے ہوئے انہوں نے کہا۔

Some nation of wold are based upon the identity of Economic Vieas while others recognise the importance of colour, cost, or language. But Islam is very wide and vast in its important and application. Islam dose not recognise geographical or Territorical boundary.

آخر میں انہوں نے حضرت علامہ اقبال کے افکار کی روشنی میں اپنے ان نظریات کو تقویت دی۔ بقول اُن کے۔

Marfat.com

Iqbal is a great Thinker of Islam and his ideas about Islam are generally considered authentic, logical and forceful. He strongly Ecfuses others, ideas and says that Islam

طلباء میں سے آخری تقریر صاحب زادہ محمد کمال الدین نے فرمائی، اُن کا موضوع تھا، "نظامِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم"، اُن کی تقریر کا ہر ہر فقرہ سامعین سے داد وصول کر رہا تھا۔ اُنہوں نے نظامِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی جامعیت واضح کرتے ہوئے فرمایا "ہم اپنے ملک میں اسلامی معاشرہ چاہتے ہیں۔ یعنی ایسا معاشرہ جس میں ہر فرد کو اُس کا حق ملے جوہر کو اُبھرنے کا موقع ملے۔ صلاحیت کو نکھرنے کا سامان ملے۔ خدمت کو عزت ملے، محنت کو اجرت ملے، جس میں حقوق اللہ کی علمداری ہو، حقوق الناس کی علمداری ہو، راعی سے لے کر رعایا تک ہر شخص پابند آئین ہو، فرد سے لے کر جماعت تک احترام قوانین ہو، حاکم بھی محکومِ احکام ہو۔

انہوں نے کہا۔

ہم اس مملکتِ خدا داد میں بیداد نہیں چاہتے، نظامِ مصطفیٰ چاہتے ہیں۔ حکومت کا مطلب عیش ہو نہ کیش منصب کا مطلب عشرت ہو نہ رشوت، بلکہ حکومت کا مطلب عدل عمرانی کا قیام ہو۔ وزارت کا مطلب استحکام نظام ہو سیاست کا مطلب خدمتِ عوام ہو، منصب کا مقصد نام نہیں کام ہو تاکہ عدلِ الٰہی کا قیام ہو

حق و صداقت عام ہو، فتنہ و فساد کا قصہ تمام ہو اور قائم مصطفیٰ کا نظام ہو۔"

صاحبزادہ کمال الدین کے بعد لاہور سے آئے ہوئے مہمان جناب اقبال محمود اعوان ایڈووکیٹ نے مہمانانِ گرامی کو خوش آمدید کہا اور دارالعلوم کی اہمیت اور عظمت پر مخصوص انداز میں روشنی ڈالی۔

انہوں نے کہا۔ آج طلباء کی تقاریر سن کر میرا جی چاہا جا رہا ہے۔ ہائے کاش میں اس عظیم ترین گہوارہ علمی سے فیض حاصل کرنے سے قاصر رہا۔ خوش قسمت ہیں وہ لوگ جو یہاں تعلیم حاصل کر رہے ہیں۔ یا فارغ التحصیل ہونے کے بعد مختلف شعبہ ہائے حیات میں مصروفِ عمل ہیں۔

جناب اقبال محمود صاحب اعوان کے بعد عزت مآب راجہ محمد ظفر الحق صاحب مشیر وزیر اعظم پاکستان برائے سیاسی امور کو دعوتِ خطاب دی گئی راجہ صاحب نے اظہارِ خیال کرتے ہوئے فرمایا۔

"وہ لوگ محسن ہیں مسلمانوں کے، ملک و ملت کے، انسانیت کے جو امتِ مصطفےٰ کے نونہالوں کے دلوں میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی عقیدت کو اجاگر کرتے ہیں، دنیا میں اس سے بڑی درس گاہ اور کہاں ہوگی جہاں صرف یہ سکھایا جاتا ہے کہ محسن انسانیت صلی اللہ علیہ وسلم ہی اصل میں عشق و اتباع کے قابل ہیں اگرچہ پاکستان میں بہت سے ادارے ہیں لیکن دارالعلوم محمدیہ غوثیہ میں آکر مجھے انتہائی خوشی نصیب ہوئی کہ یہ اپنی نوعیت کا منفرد ادارہ ہے۔ جہاں دنیوی تعلیم سے بڑھ کر صحیح انسان بنانے کا اہتمام کیا جاتا ہے صحیح انسان صرف اسی وقت بن سکتا ہے جب وہ اتباعِ رسول کو اپنا وطیرہ بنالے۔ میں جب بھی اس قسم کی درسگاہوں کو دیکھتا ہوں تو مجھے اصحاب صفہ کی اس پہلی درسگاہ کا خیال آتا ہے

Marfat.com

حضرت قبلہ پیر صاحب جیسے افراد آج اسی سنت پر عمل پیرا ہیں "
انہوں نے فرمایا۔ "جب انگریزی استعمار نے یہاں اپنے قدم مضبوط کئے تو ان کا سب سے پہلا اور بڑا وار انہی درسگاہوں پر تھا انہوں نے خیال کیا جب تک مسلمانوں کے دلوں سے محبت و عقیدت رسول صلی اللہ علیہ وسلم نہ نکلے انہیں غلام نہیں بنایا جاسکتا اس جذبہ کو ختم کئے بغیر ان کے سر کو کسی اور جگہ نہیں جھکایا جا سکتا۔
انگریز نے اپنے سارے حربے اس کام کے لیے استعمال کئے لیکن صد آفرین ان لوگوں پر جنہوں نے اپنے خونِ دل سے اِن مراکز کو سینچا، ظلم و ستم سہتے رہے لیکن عشق و محبت اور تعلیم کے یہ قلعے ضائع نہ ہونے دیئے۔ قرآن پاک نے ملوکیت کے اثرات کے سلسلہ میں ایک نقطۂ نظر دیا ہے۔

" ان الملوك اذا دخلوا قرية افسدوها وجعلوا اعزة اهلها اذلة وكذالك يفعلون "

بے شک انگریزوں نے اس پر عمل کیا لیکن ایک سو پچاس سال کی جسمانی غلامی کے باوجود وہ مسلمانوں کے دلوں پر اپنی حکومت نہ کر سکے، اگرچہ ہمارا عدالتی نظام، ہمارے سیاسی ادارے، ہمارا اخلاقی ڈھانچہ سب کچھ تباہ ہو گیا لیکن یہ درسگاہیں باقی رہیں اللہ کا شکر ہے کہ آج ہمارے اندر دار العلوم محمدیہ غوثیہ جیسے تعلیمی و تربیتی ادارے موجود ہیں۔ جہاں طلبہ انتہائی دقیق اور اہم ترین مسائل پر اظہار خیال کرتے ہیں آج ہمیں اتحاد کی ضرورت ہے اور یہ اتحاد و اتفاق صرف نام مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم پر ہو سکتا ہے اور یہ مفید ترین کام صرف دینی ادارے ہی سرانجام دے سکتے ہیں، ماضی میں قوم کے اندر یہی کمزوری رہی ہے کہ مدارس کی کمی تھی جس کے سبب قوم کو فکری قیادت میسر نہ آسکی اقبال نے اسی صورت حال کو دیکھتے ہوئے کہا تھا۔

بحر سے محیط میں کہیں گوہر زندگی نہیں ڈھونڈ چکا میں موج موج دیکھ چکا صدف صدف

Marfat.com

خیرہ نہ کر سکا مجھے جلوۂ دانشِ فرنگ
سرمہ ہے میری آنکھ کا خاکِ مدینہ و نجف

راجہ صاحب نے فرمایا۔ پیر صاحب کی شخصیت کا جو جلوہ اور وسعت و گہرائی آج دیکھنے میں آئی ہے، یہ پوری قوم پر اللہ کا احسان ہے۔ پیر صاحب کی شخصیت وہ ہے، جس سے ملک کے کسی شخص کو بھی گلہ نہیں ہر ایک ان کا احترام کرتا ہے اللہ اور رسول اللہ علیہ وسلم کی رضا جوئی میں لگے رہتے ہیں جس شخص کے کرم محبت اور شفقت کی یہ کیفیت ہو اس کا ہر ہر عمل ٹوٹے ہوئے دلوں کو جوڑنے کا سبب بنتا ہے روٹھے ہوؤں کو منانے کے کام آتا ہے، کج فہموں کو راہِ راست پر لانے کا ذریعہ بنتا ہے، ان کی خدمات اپنے ملک تک ہی محدود نہیں میں نے قبلہ پیر صاحب کے دورہ مصر کے دوران ان کے اخلاق و کردار کا یہی منظر وہاں بھی دیکھا۔"

محترم راجہ صاحب نے دار العلوم کے فضلاء کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا "آپ خوش قسمت ہیں جنہیں پیر صاحب کا سایۂ عاطفت نصیب ہے، آغوش تربیت میسر ہے ان کے اخلاق کریمانہ سے مستفید ہونے کے مواقع میسر ہیں میری دعا ہے کہ جس طرح آج آپ نے اپنی فصاحت و بلاغت کے جوہر دکھائے ہیں اس سے زیادہ آپ علم و عمل کی دولت سے مالا مال ہوں۔"

اب جناب عزت مآب وفاقی وزیر برائے قدرتی وسائل و پیٹرولیم حاجی محمد حنیف صاحب کو اظہار خیال کے لیے دعوت دی گئی، انہوں نے خطبہ کے بعد ارشاد فرمایا۔

"آج مجھے دوسری دفعہ دار العلوم محمدیہ غوثیہ بھیرہ میں حاضر ہونے کا شرف نصیب ہوا ہے۔ مجھے انتہائی خوشی نصیب ہو رہی ہے کہ اس خانقاہ سے وابستہ ادارہ دین کی بیش از بیش خدمات سر انجام دے رہا ہے۔

٭ ٭ ٭

Marfat.com

نمبر شمار	نام	ولدیت	پتہ	سن داخلہ	سن فراغت	آبائی مقام
۱	حافظ محمد خان نوری	منتلی خان	دارالعلوم محمدیہ غوثیہ بھیرہ تحصیل بھلوال سرگودھا	۱۹۵۷	۱۹۶۷	ابدال تحصیل بھلوال ضلع سرگودھا
۲	مولانا ملک عطا محمد	ملک محمد امیر	دارالعلوم محمدیہ غوثیہ بھیرہ تحصیل بھلوال ضلع سرگودھا	۱۹۵۷	۱۹۶۷	چکڑالہ تحصیل شاہ پور سرگودھا
۳	مولانا قاضی محمد ایوب	قاضی عبدالعزیز	دارالعلوم محمدیہ غوثیہ بھیرہ تحصیل بھلوال	۱۹۵۷	۱۹۶۷	چک نمبر ۲۸ تحصیل بھلوال سرگودھا
۴	مولانا عبداللہ نیازی	شرف دین	خطیب جامع مسجد گوبند پورہ بھلوال ضلع سرگودھا	۱۹۵۷	۱۹۶۷	چک رامداس ضلع سرگودھا
۵	صاحبزادہ بشیر الدین	محمد جمال الدین	قمر العلوم جی ٹی روڈ گجرات	۱۹۵۸	۱۹۶۵	معظم آباد شریف سرگودھا
۶	مولانا رحمت اللہ	مولوی محمد ذاکر	جامعہ محمدی شریف ضلع جھنگ	۱۹۵۸	۱۹۶۴	محمدی شریف ضلع جھنگ
۷	مولانا میاں مختار احمد	میاں عطا محمد	P O V چک حمید تحصیل پنڈ دادنخان ضلع جہلم	۱۹۵۹	۱۹۶۷	چک حمید ضلع جہلم
۸	حافظ غلام رسول مرزا	فتح محمد مرزا	2 RIG - HQ - 8 - DIV - HYDERABAD	۱۹۵۹	۱۹۶۹	موضع میرے۔ ضلع جہلم
۹	مولانا عزیز الرحمان	حاجی عبدالقادر	گورنمنٹ ڈگری کالج گلگت	۱۹۶۰	۱۹۷۰	زنالی کلاں، ضلع گوجرانوالہ
۱۰	مولانا محمد اسحاق	صوفی عبدالقادر	حنفی منزل بلاک نمبر ۲۷ سرگودھا	۱۹۶۰	۱۹۷۰	بلاک نمبر ۲۷ ضلع سرگودھا
۱۱	ریاض محمود	مفتی محمد حسین شوق	جامعہ محمودیہ رضویہ پپلاں، ضلع میانوالی	۱۹۶۱	۱۹۶۹	پپلاں۔ ضلع میانوالی

Marfat.com

نمبر شمار	نام	ولدیت	پتہ	سن داخلہ	سن فراغت	آبائی مقام
۱۲	صاحبزادہ امداد حسین	حافظ گل محمد	i-A-BRADWELL ROAD NEW BRADWELL MILTON KEYNES-MK-30.ET	۱۹۶۱	۱۹۶۹	بلوانہ، ضلع جھنگ، ڈاکخانہ
۱۳	غلام رسول	میاں خدا بخش	جامعہ محمدی شریف ضلع جھنگ	۱۹۶۱	۱۹۶۹	جیون گوندل ضلع سرگودھا
۱۴	شبیر محمد ٹوانہ	خان محمد ٹوانہ	سر سید ہائی سکول کٹاس، براستہ چوآسیدن شاہ ضلع چکوال	۱۹۶۱	۱۹۷۱	بجار، ضلع سرگودھا خوشاب
۱۵	صاحبزادہ شریف احمد	پیر محمد عالم	پروفیسر انٹرنیشنل اسلامک یونیورسٹی اسلام آباد	۱۹۶۱	۱۹۶۹	لاڑ شریف، میرپور A-K
۱۶	سید عظمت علی شاہ	سید محمد یوسف	قمر الاسلام سلیمانیہ پنجاب کالونی، کراچی نمبر ۶	۱۹۶۳	۱۹۶۷	خرماتو ضلع کوہاٹ
۱۷	سید نذیر حسین شاہ	سید محمد عالم شاہ	دارالعلوم محمدیہ غوثیہ سیالکوٹ کینٹ	۱۹۶۳	۱۹۷۰	کھروٹہ سیداں ضلع سیالکوٹ
۱۸	مولانا محمد سعید اسعد	عبدالکریم	دارالعلوم محمدیہ غوثیہ بھیرہ ضلع سرگودھا	۱۹۶۳	۱۹۷۰	نوتھیں ضلع سرگودھا

Marfat.com

نمبر شمار	نام	ولدیت	پتہ	سن داخلہ	سن فراغت	آبائی مقام
۱۹	مولانا عبدالرسول	محمد سعید	٥ / ح	۱۹۶۳	۱۹۷۳	رتہ شریف ضلع چکوال
۲۰	مولانا محمد منصب خان	خدایار	ہائی سکول ہردو سودہی۔ ضلع خوشاب	۱۹۶۳	۱۹۷۳	کنڈ وھیر۔ ضلع خوشاب
۲۱	مولانا حافظ محمد اجمل	حافظ محمد افضل	فلیٹ نمبر ۱۷۔ ۵ رقیہ اسکوائر فیڈرل بی ایریا۔ کراچی نمبر ۳۸	۱۹۶۳	۱۹۷۰	میانی۔ ضلع سرگودھا
۲۲	مولانا محمد شفقت	غلام رسول	۵۔ م۔ ۷۔ گودھ پورہ۔ ضلع سیالکوٹ	۱۹۶۳	۱۹۷۳	گودھ پورہ ضلع سیالکوٹ
۲۳	مولانا محمد شفیع	محمد اسماعیل	۵ م ۷۔ تگھال۔ ضلع چکوال			تگھال۔ ضلع چکوال
۲۴	مولانا عبدالباری	صوفی منظور حسین	لڈیوالہ۔ ضلع سرگودھا	۱۹۶۳		لڈیوالہ۔ ضلع سرگودھا
۲۵	مولانا محمد حافظ اکبر	میاں محمد	۔ ضلع خوشاب	۱۹۶۳	۱۹۷۳	۔ ضلع خوشاب
۲۶	مولانا صفدر حسین	احمد علی	بمقام رام دھان ڈاک خانہ ہلال نون پورہ تحصیل بھلوال ضلع سرگودھا	۱۹۶۳	۱۹۷۳	رام دھان۔ ضلع سرگودھا

نمبر شمار	نام	ولدیت	پتہ	سن داخلہ	سن فراغت	آبائی مقام
۲۷	ڈاکٹر حافظ حبیب احمد	پیر محمد عالم	جامعہ اسلامیہ کھڑی شریف میر پور۔ آ۔ ک	۱۹۶۳	۱۹۶۷	چک نمبر ۵ جنوبی بھلوال
۲۸	مولانا چوہدری محمد رفیق	محمد شریف	جنوبی تحصیل بھلوال ضلع سرگودھا چک نمبر ۵ جنوبی تحصیل بھلوال	۱۹۵۹	۱۹۶۷	مدرسہ ضیاء القرآن چک نمبر ۵
۲۹	مولانا صاحبزادہ محمد اسلم	محمد صدیق	آستانہ عالیہ چشتیہ صدیقیہ سالم شریف ضلع سرگودھا	۱۹۶۴	۱۹۷۲	سالم۔ ضلع سرگودھا
۳۰	سید یعلیٰ حسین شاہ	سید رنگ شاہ	محلہ اسلام پورہ ڈاکخانہ ویرووال ضلع سرگودھا	۱۹۶۴	۱۹	ویرووال ضلع سرگودھا
۳۱	مولانا فیض رسول شاہ	سید گلاب شاہ	غوثیہ آٹو سٹور، بڈھہ موڑ کوٹ مومن ضلع سرگودھا	۱۹۶۳	۱۹۷۳	ضلع سرگودھا
۳۲	مولانا محمد افضل منیر	حکیم فضل الٰہی	ڈی۔ جے حیدر کوارٹرز چک لالہ کینٹ راولپنڈی	۱۹۶۴	۱۹۷۳	وڑیا بائیٹ۔ ضلع گجرات
۳۳	مولانا محمد عبید اللہ	حاجی غلام حسین	مکتبہ الکرم کچہری چوک گجرات	۱۹۶۶	۱۹۷۶	کٹھیالہ خورد ضلع گجرات
۳۴	مولانا حافظ احمد بخش	حاجی غلام رسول	دارالعلوم محمدیہ غوثیہ بھیرہ شریف	۱۹۶۶	۱۹۷۶	للیانی۔ ضلع سرگودھا
۳۵	مولانا عبد الرزاق	ملک محمد حیات	دارالعلوم محمدیہ غوثیہ بھیرہ شریف	۱۹۶۶	۱۹۷۶	چوکھنڈی۔ ضلع چکوال
۳۶	مولانا مختار احمد ضیاء	مولانا نیاز احمد	دارالعلوم محمدیہ غوثیہ خیابان کرم اسلام آباد	۱۹۶۶	۱۹۷۶	آہلہ۔ ضلع گجرات

Marfat.com

نمبر شمار	نام	ولدیت	پتہ	سن داخلہ	سن فراغت	آبائی مقام
٣٧	مولانا الٰہی بخش کوثری	محمد عظیم	٢٢ سگنل بٹالین عابد مجید روڈ۔ راولپنڈی	١٩٦٦	١٩٧٦	پیڑھ فتحال۔ ضلع چکوال
٣٨	مولانا محمد گل نبیر	محمد اعظم	خطیب مسجد بلال کالونی داروغہ والا لاہور	١٩٦٦	١٩٧٦	نصیر پور خورد، ضلع سرگودھا
٣٩	مولانا محمد ریاض	محمد یار	قمر الاسلام سلیمانیہ پنجاب کالونی۔ کراچی نمبر ٦	١٩٦٧	١٩٧٧	بونگہ منتھاس۔ ضلع سرگودھا
٤٠	مولانا محمد اسحاق	محمد دین	٢٤ بلوچ رجمنٹ ایریا راولپنڈی	١٩٦٧	١٩٧٧	کھنڈوہ۔ ضلع جہلم
٤١	صاحبزادہ ضیاء الامت محمد امین الحسنات شاہ	حضرت پیر محمد کرم شاہ	دار العلوم محمدیہ غوثیہ بھیرہ شریف	١٩٦٨	١٩٧٤	بھیرہ شریف۔ ضلع سرگودھا
٤٢	مولانا غلام علی نمر	امام دین	خطیب مرکزی جامع مسجد بھلوال۔ ضلع سرگودھا	١٩٦٨	١٩٧٦	ڈھوک باغ داخلی جلال پور ضلع جہلم

Marfat.com

نمبر شمار	نام	ولدیت	پتہ	سن داخلہ	سن فراغت	آبائی مقام
۴۳	مولانا سلطان سکندر	سید رسول	۸۳ مارٹر بیٹری آرٹلری لاہور کینٹ	۱۹۶۸	۱۹۷۷	بگہ بیانہ، ضلع راولپنڈی
۴۴	مولانا امتیاز احمد گوندل	خدا بخش	چک نمبر ۱۱ جنوبی نزد کوٹ مومن، ضلع سرگودھا	۱۹۶۸	۱۹۷۷	چک نمبر ۱۱ جنوبی ضلع سرگودھا
۴۵	مولانا منظور احمد	محمد حیات	بمقام بھرتھ نزد تخت ہزارہ تحصیل بھلوال ضلع سرگودھا	۱۹۶۸	۱۹۷۷	بھرتھ نزد تخت ہزارہ سرگودھا
۴۶	مولانا نور الحسن تنویر	صوفی گلزار احمد	دار العلوم محمدیہ غوثیہ سیالکوٹ کینٹ	۱۹۶۸	۱۹۷۷	نبہ تحصیل بھلوال ضلع سرگودھا
۴۷	مولانا عبد الغفور	دوست محمد	خطیب جامعہ مسجد غوثیہ بمقام سہام ڈاکخانہ صدر راولپنڈی	۱۹۶۸	۱۹۷۷	سیدل بنگلہ، ضلع سرگودھا
۴۸	مولانا محمد خوشی خورشید	فقیر احمد		۱۹۶۹	۱۹۷۷	ہنڑ پورہ ضلع سیالکوٹ
۴۹	مولانا ظفر جاوید	مہر محمد رمضان	لیکچرر P A F کالج، ضلع سرگودھا	۱۹۶۹	۱۹۷۷	بھیرہ شریف ضلع سرگودھا
۵۰	مولانا محمد یوسف فاروقی	غلام محی الدین	لیکچرر اسلامیہ یونیورسٹی۔ کھڑی شریف A.K	۱۹۶۹ ۱	۱۹۷۶	محلہ فتو پورہ ضلع گجرات

نمبر شمار	نام	ولدیت	پتہ	سن داخلہ	سن فراغت	آبائی مقام
۵۱	مولانا سید مظفر علی شاہ	سید راضی شاہ		۱۹۶۹	۱۹۷۷	پیر شاہ۔ ضلع گجرات
۵۲	مولانا سید عطا اللہ	سید محمد قاسم	ڈ۔۹۔ ۷ بجار ضلع و تحصیل خوشاب	۱۹۶۹	۱۹۷۷	بجار۔ ضلع خوشاب
۵۳	شبیر حسین ربانی			۱۹۶۹	۱۹۷۷	گورسیاں میرپور A-K
۵۴	مولانا محمد نواز ظفر	محمد رمضان	ادارہ منہاج القرآن ماڈل ٹاؤن H بلاک لاہور	۱۹۶۹	۱۹۷۹	کمالہ۔ ضلع سرگودھا
۵۵	صاحبزادہ ریاض الدین	محمد یعقوب مخدوم	آستانہ عالیہ چاچڑہ شریف تحصیل شاہپور ضلع سرگودھا	۱۹۶۹	۱۹۷۷	چاچڑہ شریف ضلع سرگودھا
۵۶	مولانا محمد عبداللہ	محمد اشرف	چڑباولہ۔ براستہ کوٹلہ ارب علی خان ضلع گجرات	۱۹۶۹	۱۹۷۴	چڑباولہ براستہ کوٹلہ ارب علی خان گجرات
۵۷	مولانا عبدالرحمان ہزاروی	سکندر دین	مدرسہ گورنمنٹ ہائی سکول لورہ براستہ گھوڑا گلی ایبٹ آباد	۱۹۷۰	۱۹۷۳	کھلیانہ ایبٹ آباد
	—	—	—	—	—	—

نمبرشمار	نام	ولدیت	پتہ	سن داخلہ	سن فراغت	آبائی مقام
۵۸	مولانا رب نواز اجمیری	حافظ فتح محمد خان	۵/۷ جامعہ مسجد نقشبندیہ مجددیہ نزد جنرل بس سٹینڈ گوجرانوالہ	۱۹۷۰	۱۹۷۶	کرسال ضلع چکوال
۵۶	مولانا محمد سرور	فیروز دین	نائب خطیب FF اوکاڑہ کینٹ	۱۹۷۰	۱۹۷۶	بگ راٹی تحصیل راولاکوٹ A.K
۶۰	مولانا محمد اکرم گجراتی	غلام رسول	M.B.R.L-455 بیٹری آرٹلری کھاریاں کینٹ	۱۹۷۰	۱۹۸۰	پانڈرروال زیریں ضلع گجرات
۶۱	مولانا محمد اکرم سیالکوٹی	حافظ فیاض الدین	خطیب بمقام چدھری تحصیل سوہاوہ ضلع جہلم	۱۹۷۰	۱۹۸۰	نگوڑہ ضلع سیالکوٹ
۶۲	مولانا محمد اسلم	حافظ محمد یونس	۷ فیلڈ رجمنٹ آرٹلری کوئٹہ کینٹ	۱۹۷۰	۱۹۸۰	دیودال ضلع سرگودھا
۶۲	مولانا حافظ محمد بشیر	غلام علی	لیکچرر گورنمنٹ ہائی سکول کھوڑہ ضلع خوشاب	۱۹۷۰	۱۹۷۹	کھوڑہ ضلع خوشاب
۶۴	مولانا حافظ احسان احمد	حافظ محمد رفیق	لائبریرین اتفاق اسلامک اکیڈمی ادارہ منہاج القرآن لاہور	۱۹۷۰	۱۹۸۰	بلیار ضلع جہلم
۶۵	اشتیاق احمد عباسی	عبد الرحمان	دار العلوم ضیاء القرآن سعید آباد بوکن شریف گجرات	۱۹۷۰	۱۹۸۰	اوڈھروال ضلع چکوال

Marfat.com

نمبر شمار	نام	ولدیت	پتہ	سن داخلہ	سن فراغت	آبائی مقام
٦٦	سید منیر حسین شاہ	مظفر حسین شاہ	بمقام وڈاک خانہ ہٹیاں مظفر آباد۔ A/K	۱۹۷۰	۱۹۷۹	ہٹیاں A-K
٦٧	مولانا اللہ دتہ	ملک محمد امیر	خطیب F-A-P حویلیاں ضلع ایبٹ آباد	۱۹۷۰	۱۹۷۹	کمالہ، ضلع سرگودھا
٦٨	مولانا غازی محمد کریم	مفتی محمد امین	جامعہ ریاض العلوم جامع مسجد الخضراء پیپلز کالونی فیصل آباد	۱۹۷۰	۱۹۷۹	محمد پورہ فیصل آباد
٦٩	مولانا سید امتیاز حسین شاہ شیرازی	سید فدا حسین شاہ	نائب خطیب ۴/۷ بلوچ رجمنٹ چمن کینٹ	۱۹۷۰	۱۹۸۰	بھر تھ جھا دریاں ضلع سرگودھا
٧٠	مولانا ارشد جمیل	محمد یوسف		۱۹۷۰	۱۹۸۰	میرپور A K
٧١	مولانا ظہور احمد بروہی	احمد علی	دار العلوم محمدیہ غوثیہ سیالکوٹ کینٹ	۱۹۷۰	۱۹۸۰	کوٹ خوشحال نزد حافظ آباد ضلع گوجرانوالا
٧٢	مولانا صالح محمد اظہر	گل محمد	۳۹۶ مارٹر بیٹری آرٹیلری ملیر کینٹ کراچی	۱۹۷۰	۱۹۸۰	مٹھ ٹوانہ، ضلع خوشاب

Marfat.com

نمبر شمار	نام	ولدیت	پتہ	سن داخلہ	سن فراغت	آبائی مقام
۷۳	مولانا محمد اعظم	بائز علی	جامع مسجد موہڑہ کبنیال تحصیل ڈڈیال ضلع میرپور AK	۱۹۷۰	۱۹۸۰	کرڑنی۔ A K
۷۴	مولانا محمد اقبال مخدوم	شیر محمد	بمقام لنگر مخدوم تحصیل چنیوٹ، ضلع جھنگ	۱۹۷۰	۱۹۷۷	لنگر مخدوم ضلع جھنگ
۷۵	مولانا محمد الیاس	حاجی فرمان علی		۱۹۷۰	۱۹۸۰	کرڑی A-K
۷۶	مولانا مفتی عبدالعزیز	حافظ تاج محمد	دارالعلوم چشتیہ غوثیہ منڈی بہاؤالدین	۱۹۷۰	۱۹۷۹	واسو نزد منڈی بہاؤالدین ضلع گجرات
۷۷	مولانا محمد بشیر فوجی	شیر محمد		۱۹۷۰	۱۹۷۷	سرگلاں۔ ضلع جہلم
۷۸	حافظ محمد انور	حافظ غوث محمد	۱/۴ انجینئر بٹالین سیالکوٹ کینٹ	۱۹۷۰	۱۹۷۸	پپچانی ضلع سرگودھا
۷۹	مولانا محمد افتخار احمد	میاں عطا محمد	دارالعلوم محمدیہ رضویہ پنڈ دادنخان ضلع جہلم	۱۹۷۱	۱۹۷۷	چک حمید ضلع جہلم

Marfat.com

نمبر شمار	نام	ولدیت	پتہ	سن داخلہ	سن فراغت	آبائی مقام
۸۰	حافظ محمد خان چشتی	محمد حیات	دار العلوم محمدیہ غوثیہ۔ سیالکوٹ کینٹ	۱۹۷۱	۱۹۷۷	خیر پور ضلع چکوال
۸۱	مولانا محمد امین الدین	محمد دین	لیکچرر اسلامیہ یونیورسٹی کھڑی شریف	۱۹۷۱	۱۹۸۰	بھمبر آزاد کشمیر
۸۲	مولانا محمد اشرف خان	اللہ دتہ	ریاض العلوم جامع مسجد الخضراء پیپلز کالونی فیصل آباد	۱۹۷۱	۱۹۷۷	کوٹلی A-K
۸۳	مولانا محمد مسعود نظامی	ملک فتح محمد	لیکچرر گورنمنٹ کمرشل کالج شاہدرہ لاہور	۱۹۷۱	۱۹۷۷	گھوڑہ۔ ضلع خوشاب
۸۴	سید ظفر علی شاہ	سید بیدن شاہ	خطیب جماعت اہل سنت والجماعۃ السواد الاعظم۔ ابوظہبی ص پ ۳۵۲۱	۱۹۷۱	۱۹۷۹	خیر کتو۔ ضلع گجرات
۸۵	مولانا محمد عارف	حاجی حیات علی	بمقام کرٹی ڈاک خانہ خاص نزد کوٹلی A-K	۱۹۷۱	۱۹۸۱	کرٹی براستہ کوٹلی A-K
۸۶	مولانا حافظ منیر احمد	صوفی محمد صابر	مدرس ایلمنٹر کالج گجرات	۱۹۷۱	۱۹۷۹	للیانی تحصیل بھلوال

Marfat.com

نمبر شمار	نام	ولدیت	پتہ	سن داخلہ	سن فراغت	آبائی مقام
۸۷	مولانا گلزار احمد	دوست محمد	مدرس ہائی سکول چک نمبر ۱۰۴ جنوبی تحصیل و ضلع سرگودھا	۱۹۷۱	۱۹۸۱	ہلال پور نون ضلع سرگودھا
۸۸	مولانا محمد بوستان	عبدالرحمان	دارالعلوم محمدیہ غوثیہ بھیرہ شریف	۱۹۷۱	۱۹۸۱	کھوکھر زیر ضلع چکوال
۸۹	خواجہ محمد الطاف	راج محمد		۱۹۷۱	۱۹۸۱	کرٹی تزد کوٹلی A K
۹۰	مولانا ظہور احمد ایوبی	مولانا نور محمد ایوبی	گورنر ہاؤس لاہور	۱۹۷۱	۱۹۸۰	گورنر ہاؤس لاہور
۹۱	مولانا صاحبزادہ فضل ربانی	غلام محی الدین غزنوی	نیریاں شریف A - K	۱۹۷۱	۱۹۷۶	نیریاں شریف
۹۲	مولانا صاحبزادہ شبیر ربانی	غلام محی الدین غزنوی	نیریاں شریف A-K	۱۹۷۱	۱۹۷۶	نیریاں شریف

Marfat.com

نمبر شمار	نام	ولدیت	پتہ	سن داخلہ	سن فراغت	آبائی مقام
۹۳	صاحب زادہ حبیب الرحمٰن	پیر محمد تراب خان صاحب	دربار عالیہ نیریاں شریف	۱۹۷۱	۱۹۷۶	نیریاں شریف
۹۴	مولانا محمد بشیر ہزاروی علوی	عبد الرحمان	۲۵ فیلڈ رجمنٹ لاہور نمبر ۱۳	۱۹۷۲	۱۹۷۸	محلہ مولد خیل ۔ میرپور
۹۵	مولانا افتخار الحسن	میاں محمد اسلم	انٹرنیشنل اسلامک یونیورسٹی، اسلام آباد	۱۹۷۲	۱۹۸۲	کوٹلی بہرام سیالکوٹ
۹۶	مولانا نور محمد اعوان	حافظ شاہ ولی	مدرس جامع مہریہ رتنہ امرال، راولپنڈی	۱۹۷۲	۱۹۸۱	سوجبر کھارہ ضلع چکوال
۹۷	خواجہ فضائل اسرار احمد بٹ	خواجہ محمد تاثیر	کچہری روڈ سیالکوٹ	۱۹۷۲	۱۹۸۱	سیالکوٹ
۹۸	عبد المجید ارشد	عبد الرشید	دار العلوم محمدیہ غوثیہ بھیرہ شریف	۱۹۷۲	۱۹۸۲	نور خانیوالا
	—	—	—	—	—	—

نمبر شمار	نام	ولدیت	پتہ	سن داخلہ	سن فراغت	آبائی مقام
۹۹	مولانا محمد فیاض سعید	غلام مرسلین	شعبہ اسلامیات F C کالج لاہور	۱۹۷۲	۱۹۸۱	مکان نمبر ۴ گلی نمبر ۱۸ بالمقابل جامع بلال فیض باغ
۱۰۰	مولانا خالد محمود	غلام احمد	قمر الاسلام پنجاب کالونی کراچی نمبر ۲	۱۹۷۲	۱۹۸۰	چکنمبر ۱۴ ضلع گجرات
۱۰۱	مولانا قاری محمد فاروق	حاجی وزیر حسین	جامعہ ام القریٰ المکۃ المکرمہ السعودیۃ العربیہ	۱۹۷۲	۱۹۸۱	بھون ضلع چکوال
۱۰۲	مولانا ضیاء المصطفےٰ	علی اکبر	پروفیسر گورنمنٹ ڈگری کالج سانگلہ ہل ضلع شیخوپورہ	۱۹۷۲	۱۹۸۰	مریدکے ضلع شیخوپورہ
۱۰۳	مولانا احمد خان	حافظ محمد خان	ابدال تحصیل بھلوال ضلع سرگودھا	۱۹۷۲	۱۹۸۰	ابدال۔ ضلع سرگودھا
۱۰۴	مولانا محمد انور حبیب	محمد حبیب خان	دارالعلوم محمدیہ غوثیہ بھیرہ شریف	۱۹۷۲	۱۹۸۳	پھلروان ضلع سرگودھا
۱۰۵	حافظ محمد انور	ولایت خان	جامعہ ریاض العلوم پیپلز کالونی فیصل آباد	۱۹۷۳	۱۹۸۱	موہری شریف
۱۰۶	مولانا افتخار علی چشتی	محمد اسلم نسیم		۱۹۷۳	۱۹۷۶	درر پشکے۔ ضلع گوجرانوالہ
۱۰۷	مولانا عبد الخالق	امام دین	معرفت حافظ محمد خان چشتی دارالعلوم محمدیہ غوثیہ سیالکوٹ کینٹ	۱۹۷۳	۱۹۸۱	خیر پور۔ ضلع چکوال

Marfat.com

نمبر شمار	نام	ولدیت	پتہ	سن داخلہ	سن فراغت	آبائی مقام
۱۰۸	مولانا لیاقت علی	چوہدری فقیر محمد	چک نمبر ۲۰۱/۲ ب فیصل آباد	۱۹۷۳	۱۹۸۱	چک نمبر ۲۰۱/۲ ب فیصل آباد
۱۰۹	مولانا عبدالعزیز نیازی	حکیم محمد حسین	خطیب جامع مسجد حنفیہ سوڈھی وال لاہور	۱۹۷۳	۱۹۷۹	چک نمبر ۲۵ اشمالی نزد سلانوالی ضلع سرگودھا
۱۱۰	مولانا محمد انور قریشی	قریشی محمد خلیل		۱۹۷۳	۱۹۸۲	ہاتھی ونڈ۔ ضلع سرگودھا
۱۱۱	مولانا محمد رمضان	عمری خان	عیسے وال تحصیل پنڈدادنخان ضلع جہلم	۱۹۷۳	۱۹۸۱	عیسی وال۔ ضلع جہلم
۱۱۲	مولانا محمد عبدالرؤف	دوست محمد	کوٹ بھائی خان تحصیل شاہ پور ضلع سرگودھا	۱۹۷۳	۱۹۸۲	کوٹ بھائی خان ضلع سرگودھا
۱۱۳	مولانا محمد اسلم جاوید	محمد یوسف	بستی طارق آباد گلی نمبر ۲ عقب ردّی کاٹن فیکٹری خانیوال روڈ ملتان شہر	۱۹۷۳	۱۹۸۳	بستی طارق آباد۔ ضلع ملتان
۱۱۴	مولانا محمد ایوب شاہ	محمد انور شاہ	گورنمنٹ ہائی سکول للہ۔ ضلع جہلم	۱۹۷۳	۱۹۸۲	ڈھنگوال ضلع جہلم
۱۱۵	مولانا محمد انور نگھالوی	حافظ نور محمد	دارالعلوم محمدیہ غوثیہ بھیرہ شریف ضلع سرگودھا	۱۹۷۳	۱۹۸۳	دعولہ۔ ضلع چکوال

نمبر شمار	نام	ولدیت	پتہ	سن داخلہ	سن فراغت	آبائی مقام
۱۱۶	مولانا خالد محمود	اللہ یار	۲۰/ر رجمنٹ کوئٹہ کینٹ	۱۹۷۳	۱۹۸۲	کوٹلہ پناہاں
۱۱۷	مولانا مہر محمد نواز	حافظ جلال	اجنالہ تحصیل بھلوال۔ ضلع سرگودھا	۱۹۷۳	۱۹۸۲	اجنالہ۔ ضلع سرگودھا
۱۱۸	مولانا محمد صفین	غلام حیدر	۵۔ P۔ ۷ ٹکن تحصیل پھالیہ۔ ضلع گجرات	۱۹۷۳	۱۹۸۲	بوکن ضلع گجرات
۱۱۹	مولانا محمد نعیم	نور محمد	نورانی غوثیہ مسجد اورنگ زیب روڈ محلہ نصیر آباد۔ باغبورہ لاہور ۹	۱۹۷۴	۱۹۸۰	حافظ آباد۔ ضلع گوجرانوالا
۱۲۰	مولانا محمد اسحاق قریشی	حافظ محمد عمر	مکان نمبر ۱۴/۱۸۲ SR E III کراچی نمبر ۱۲	۱۹۷۴	۱۹۸۱	دروال۔ ضلع چکوال
۱۲۱	مولانا حافظ محمد نصر اللہ	محمد اشرف	خطیب جامع مسجد گورنمنٹ ڈگری کالج گوجرانوالہ	۱۹۷۴	۱۹۸۱	چڑیا ولہ۔ ضلع گجرات
۱۲۲	مولانا محمد مختار احمد	حافظ عزیز بخش	دارالعلوم محمدیہ غوثیہ بھیرہ شریف سرگودھا	۱۹۷۴	۱۹۸۱	سرگلاں۔ ضلع چکوال
۱۲۳	مولانا محمد حنیف	امام دین	نائب خطیب ۲۳ فیلڈ رجمنٹ آرٹلری کوئٹہ کینٹ	۱۹۷۴	۱۹۸۲	جہان پور نزد ہاتھی ونڈ ضلع سرگودھا

Marfat.com

نمبر شمار	نام	ولدیت	پتہ	سن داخلہ	سن فراغت	آبائی مقام
۱۲۴	مولانا ریاض احمد	فضل احمد	جوڈیشیل اسٹنٹ شرعی عدالت اسلام آباد	۱۹۷۴	۱۹۸۲	بدین نزد ملڈھ۔ ضلع سرگودھا
۱۲۵	مفتی مولانا محمد زبیر تبسم	نیاز علی		۱۹۷۴	۱۹۸۳	موہڑہ ضلع راولپنڈی
۱۲۶	صاحبزادہ عابد حسین عابد	صوفی فرید بخش		۱۹۷۴	۱۹۸۳	چک نمبر ۵ جنوبی ضلع سرگودھا
۱۲۷	مولانا محمد انور شاہ	منور حسین شاہ	راجھیانوالہ نزد بھیرہ شریف ضلع سرگودھا	۱۹۷۴	۱۹۸۴	راجھیانوالہ۔ ضلع سرگودھا
۱۲۸	مولانا بشیر احمد	احمد خان	لنگر مخدوم تحصیل چنیوٹ، ضلع جھنگ	۱۹۷۴	۱۹۸۲	لنگر مخدوم ضلع جھنگ
۱۲۹	مولانا غلام حنیف	اولیا خان	نائب خطیب جامع مسجد EME-1 بٹالین ورکشاپ باڑہ گیٹ پشاور کینٹ	۱۹۷۴	۱۹۸۳	چوکھنڈی۔ ضلع چکوال
۱۳۰	مہر اللہ یار	حاجی محمد یار	سٹوڈنٹ B-L-L فائنل لاء کالج پنجاب یونیورسٹی	۱۹۷۴	۱۹۸۲	بونگہ سنہاس

Marfat.com

نمبر شمار	نام	ولدیت	پتہ	سن داخلہ	سن فراغت	آبائی مقام
۱۳۱	مولانا فیض احمد	غلام احمد	رفیع الاسلام گورنمنٹ ہائی سکول ملکوال ضلع گجرات	۱۹۷۴	۱۹۸۲	پنڈ مکو ضلع گجرات
۱۳۲	مولانا خلیق الرحمان	محمد رفیق	مکان نمبر ۳۲۹ - F نورحیات کالونی بھلوال	۱۹۷۴	۱۹۸۲	نورحیات کالونی بھلوال
۱۳۳	مولانا محمد صدیق بہادر	حافظ فتح محمد	میڈیکل ہاسٹل نمبر ا نیو کیمپس لاہور	۱۹۷۴	۱۹۸۱	کوٹ بھائی خان ضلع سرگودھا
۱۳۴	مولانا محمد آمین انجم	محمد شریف	۵-p-۷ آڈھا تحصیل ڈسکہ ضلع سیالکوٹ	۱۹۷۴	۱۹۸۴	آڈھا - ضلع سیالکوٹ
۱۳۵	مولانا محمد بابر فاروق چشتی	محمد عارف اشرفی	سلامت پورہ - لاہور	۱۹۷۴	۱۹۸۰	سلامت پورہ لاہور
۱۳۶	مولانا حافظ صالح محمد	حافظ محمد علی	۱۳ لانسرز محفوظ پورہ زون نمبر ۳۳ ہربنس پورہ لاہور	۱۹۷۴	۱۹۸۴	کوٹرہ - ضلع خوشاب

Marfat.com

نمبر شمار	نام	ولدیت	پتہ	سن داخلہ	سن فراغت	آبائی مقام
۱۳۷	مولانا عزیز الرحمان	صوبیدار غلام محمد	گورنمنٹ ہائی سکول ڈنڈوت ۔ ضلع چکوال	۱۹۷۴	۱۹۸۴	وعدلہ ۔ ضلع چکوال
۱۳۸	مولانا محمد ادریس	محمد بخش	ایف جی بوائز ہائی سکول آر ۔ اے بازار ۔ راولپنڈی	۱۹۷۴	۱۹۸۴	لوہار کے پسرور ضلع سیالکوٹ
۱۳۹	محمد رمضان	اللہ یار		۱۹۷۴	۱۹۸۴	کوٹ میانہ
۱۴۰	مولانا سردار علی خان	گل دست خان	دار العلوم چشتیہ غوثیہ مرفوبہ لکی مروت ضلع بنوں	۱۹۷۵	۱۹۸۰	وانڈھ باڈر ضلع بنوں
۱۴۱	مولانا امیر عبد اللہ خان	امیر محمد خان	محلہ دتہ خیل ۔ میانوالی	۱۹۷۵	۱۹۸۳	دتہ خیل ضلع میانوالی
۱۴۲	مولانا رب نواز	حق نواز	گورنمنٹ ہائی سکول خوشاب	۱۹۷۵	۱۹۸۲	خوشاب شہر
۱۴۳	مولانا محمد بشیر ہزاروی	عبد الرحمان	آرمی سکول آف لاجسٹک مری ہلز	۱۹۷۵	۱۹۸۲	پٹن کلاں ضلع ایبٹ آباد

Marfat.com

نمبر شمار	نام	ولدیت	پتہ	سن داخلہ	سن فراغت	آبائی مقام
۱۴۴	مولانا بنیا مین	عبدالواحد	شالیمار ہوٹل ۱۱۴ گنگا رائس فیکٹری گلبرگ لاہور	۱۹۷۵	۱۹۸۲	پٹن کلاں۔ ضلع ایبٹ آباد
۱۴۵	مولانا ظہور الٰہی	محمد فاضل	اتفاق اسلامک اکیڈمی ادارہ منہاج القرآن لاہور	۱۹۷۵	۱۹۸۲	جھاٹلہ۔ ضلع راولپنڈی
۱۴۶	مولانا محمد رمضان قصوری	رحمت علی	ہری ہر ڈاک خانہ برج کلاں تحصیل و ضلع قصور	۱۹۷۵	۱۹۸۲	ہری ہر ضلع قصور
۱۴۷	ممتاز حسین آزاد	جلال الدین	محلہ ملک والہ ساھی وال ضلع سرگودھا	۱۹۷۵	۱۹۸۳	ساھیوال
۱۴۸	محمد عارف	علی اکبر	خطیب جامع مسجد الحبیب اسلام آباد	۱۹۷۵	۱۹۸۴	نتہ پانی
۱۴۹	مولانا عبدالعزیز ضیاء	قدرت اللہ	جامع مسجد غوثیہ میاں میر کالونی گندا نالہ نمبر ۲ لاہور کینٹ	۱۹۷۵	۱۹۸۳	چاچڑ شریف ضلع سرگودھا
۱۵۰	مولانا محمد ریاض	حاجی غلام رسول	دارالعلوم محمدیہ غوثیہ خیابان کرم اسلام آباد	۱۹۷۵	۱۹۸۴	للیانی ضلع سرگودھا

Marfat.com

نمبر شمار	نام	ولدیت	پتہ	سن داخلہ	سن فراغت	آبائی مقام
۱۵۱	میاں افتخار احمد ابدالوی	میاں محمد رفیق		۱۹۷۵	۱۹۸۳	ابدال۔ ضلع سرگودھا
۱۵۲	مولانا غلام جیلانی	محمد اعظم	قاسم آباد شریف A-K	۱۹۷۵	۱۹۸۴	A.K
۱۵۳	مولانا حافظ عبدالخالق لاہوری		دھوبی سٹریٹ نمبر ۲۱ مکان B-۱۔ اچھرہ لاہور	۱۹۷۶	۱۹۸۰	اچھرہ لاہور
۱۵۴	مولانا غلام حسین	غلام رسول	پوسٹ بکس نمبر ۱۵۹ جی پی او راولپنڈی	۱۹۷۶	۱۹۸۴	انھر۔ ضلع جہلم
۱۵۵	مولانا محمد ایوب خان چشتی	محمد اکبر خان	دارالعلوم محمدیہ غوثیہ پنڈ دادنخان ضلع جہلم	۱۹۷۶	۱۹۸۴	منگ خیل ضلع بنوں
۱۵۶	مولانا منظور الٰہی	صالح محمد	۲۱۰ مارٹر بیٹری سیاچین گلیشیر	۱۹۷۶	۱۹۸۵	بلکسیکن۔ ضلع سرگودھا
۱۵۷	صاحبزادہ کمال الدین	صاحبزادہ بشیر الدین	قمر العلوم جی ٹی روڈ گجرات	۱۹۷۶	۱۹۸۶	معظم آباد۔ ضلع سرگودھا
۱۵۸	مولانا محمد صدیق ہزاروی	مولانا فضل الٰہی	مدرس ہائی سکول جھنگی P.O ایوب میڈیکل کالج ایبٹ آباد۔ ہزارہ	۱۹۷۶	۱۹۸۵	ٹنگی سید P.O چیالی ضلع ایبٹ آباد

نمبر شمار	نام	ولدیت	پتہ	سن داخلہ	سن فراغت	آبائی مقام
۱۵۹	سید لخت حسین شاہ	سید بشیر احمد	۵/۷ سید صفی اعظم عرف چن پیر شاہ سوہدرہ ضلع سیالکوٹ	۱۹۷۶	۱۹۸۷	سوھدرہ۔ سیالکوٹ
۱۶۰	مولانا نور محمد بٹ	سلطان احمد	دارالعلوم چشتیہ غوثیہ منڈی بہاؤالدین ضلع گجرات	۱۹۷۶	۱۹۸۴	ڈفر۔ ضلع گجرات
۱۶۱	مولانا حافظ غلام حسین	شاہ نواز	گورنمنٹ ہائی سکول تلہ گنگ۔ ضلع چکوال	۱۹۷۶	۱۹۸۴	کفری تحصیل تلہ گنگ
۱۶۲	مولانا محمد اعظم علی	محمد علی	۵/۷ جامع مسجد نقشبندیہ مجددیہ نزد جنرل بس سٹینڈ گوجرانوالہ	۱۹۷۶	۱۹۸۴	ڈنگہ ضلع شیخوپورہ
۱۶۳	مولانا ذوالفقار الحسن	اللہ دتہ	کھیپڑانوالہ ضلع گجرات	۱۹۷۷	۱۹۸۳	کھیپڑانوالہ ضلع گجرات
۱۶۴	مولانا محمد مسعود احمد نائب	محمد دین	گورنمنٹ ہائی سکول کھیوہ۔ ضلع گجرات	۱۹۷۷	۱۹۸۴	ڈلو چوڑھ

Marfat.com

نمبر شمار	نام	ولدیت	پتہ	سن داخلہ	سن فراغت	آبائی مقام
۱۶۵	مولانا مختار احمد	سادہ	۳۵ A-K نیلڈ سیاچین گلیشیر	۱۹۷۷	۱۹۸۴	ہرگن۔ ضلع سرگودھا
۱۶۶	مولانا محمد اعظم	درست محمد	ڈیرہ گوندلانوالہ للیانی۔ تحصیل بھلوال ضلع سرگودھا	۱۹۷۷	۱۹۸۴	للیانی۔ ضلع سرگودھا
۱۶۷	ظہور احمد	مراد علی	پدھری تحصیل سوہاوہ ضلع جہلم	۱۹۷۷	۱۹۸۵	پدھری۔ ضلع جہلم
۱۶۸	مولانا عزیز احمد	حاجی اللہ دتہ	۵-P-۷ داسو براستہ منڈی بہاؤالدین ضلع گجرات	۱۹۷۷	۱۹۸۵	داسو۔ ضلع گجرات
۱۶۹	مولانا غلام جیلانی	صوفی محمد اقبال	ریحانہ منڈا ڈاک خانہ دینہ تحصیل وضلع جہلم	۱۹۷۷	۱۹۸۶	ریحانہ منڈا۔ ضلع جہلم
۱۷۰	مولانا محمد اسماعیل	علی اکبر	سٹوڈنٹ ایم۔ اے عربی انٹرنیشنل اسلامک یونیورسٹی اسلام آباد	۱۹۷۷	۱۹۸۴	تنر بانی A-K
۱۷۱	سید امجد منیر شاہ	پھل پیر شاہ	بھکی شریف تحصیل پھالیہ۔ ضلع گجرات	۱۹۷۷	۱۹۸۶	بھکی شریف

نمبر شمار	نام	ولدیت	پتہ	سن داخلہ	سن فراغت	آبائی مقام
۱۷۲	سید انور سعید اقبال شاہ	محمد اقبال شاہ	گورنمنٹ ڈگری کالج گوجرہ۔ ضلع فیصل آباد	۱۹۷۷	۱۹۸۶	چک نمبر $\frac{190}{R-B}$ گرواڑی کلاں
۱۷۳	مولانا محمد نذیر مدثر	محمد مزمل	۵-۴-۷ للیانی تحصیل بھلوال۔ ضلع سرگودھا	۱۹۷۷	۱۹۸۵	للیانی۔ ضلع سرگودھا
۱۷۴	مولانا محمد اعظم	گل محمد	۵-۴-۷ للیانی تحصیل بھلوال۔ ضلع سرگودھا	۱۹۷۷	۱۹۸۵	للیانی۔ ضلع سرگودھا
۱۷۵	محمد اسلم	بدر الدین	آکی تحصیل پھالیہ ضلع گجرات	۱۹۷۷	۱۹۸۶	آکی۔ ضلع گجرات
۱۷۶	راجہ محمد اعظم	راجہ محمد وراثت	ڈھوک جنوٹ داخلی بڑا گواہ تحصیل سوہاوہ ضلع جہلم	۱۹۷۷	۱۹۸۸	بڑا گواہ۔ ضلع جہلم
۱۷۷	مولانا نثار احمد	محمد بشیر	انوار العلوم رضویہ $\frac{24}{H}$ واہ کینٹ	۱۹۷۸	۱۹۸۳	کہوٹہ ضلع راولپنڈی ڈھوک جنڈ کوٹھ
۱۷۸	مولانا نجم الدین	محمد اسماعیل	ٹیچر گورنمنٹ ہائی سکول شاہ کوٹ۔ ضلع شیخوپورہ	۱۹۷۸	۱۹۸۵	ضلع شیخوپورہ
۱۷۹	سید محمد شاہ	محمد یوسف شاہ	گورنمنٹ ہائی سکول پیر خانہ مرکز سرائے عالمگیر ضلع گجرات	۱۹۷۸	۱۹۸۶	وچھوکی خورد۔ ضلع گوجرانوالہ

Marfat.com

نمبر شمار	نام	ولدیت	پتہ	سن داخلہ	سن فراغت	آبائی مقام
۱۸۰	مولانا حافظ احمد طارق	حافظ محمد حیات	چک نمبر ۱۴۲/ٹی ڈی اے-B ضلع وہاڑی	۱۹۷۸	۱۹۸۷	چک نمبر ۱۴۲/ٹی ڈی اے-B وہاڑی
۱۸۱	غلام مصطفےٰ خان بلوچ	غلام محمد خان	مکان نمبر ۴-D واپڈا اسکارپ کالونی سرگودھا	۱۹۷۸	۱۹۸۸	ٹھٹھی نامے والی داخلی خوشاب
۱۸۲	سید طارق مسعود شاہ	سید محمد عبد اللہ شاہ	بھارہ کہو ڈاک خانہ سترہ میل اسلام آباد	۱۹۷۸	۱۹۸۸	بھارہ اسلام آباد
۱۸۳	حافظ فیض اللہ خان	خیال مست خان	دارالعلوم محمدیہ رضویہ پنڈ دادنخان ضلع جہلم	۱۹۷۸	۱۹۸۸	روڑی۔ ضلع میانوالی
۱۸۴	مولانا محمد اکرم طاہر	غلام قادر	خطیب ومدرس مرکزی جامع مسجد پنڈی راوان تحصیل پھالیہ ضلع گجرات	۱۹۷۸	۱۹۸۸	ہرگن، ضلع سرگودھا
۱۸۵	مولانا محمد نواز قریشی	محمد یوسف قریشی	کلیان پور بالا تحصیل بھلوال۔ ضلع سرگودھا	۱۹۷۸	۱۹۸۸	کلیان پور C/O
۱۸۶	محمد شفیق زاہد	محمد رمضان	۵-P-۷ میلووال تحصیل بھلوال ضلع سرگودھا	۱۹۷۸	۱۹۸۸	میلووال
۱۸۷	محمد فیض محی الدین	نذیر احمد	سیدا شریف تحصیل پھالیہ ضلع گجرات	۱۹۷۸	۱۹۸۸	سیدا شریف، ضلع گجرات
۱۸۸	محمد عزیز	ولی محمد	۵-P-۷ فردکہ براستہ ساہیوال ضلع سرگودھا	۱۹۷۸	۱۹۸۸	فردکہ۔ ضلع سرگودھا

Marfat.com

نمبر شمار	نام	ولدیت	پتہ	سن داخلہ	سن فراغت	آبائی مقام
۱۸۹	مظہر حسین	نذر حسین	چک نمبر ۲۰ نزد کوٹ مومن ضلع سرگودھا	۱۹۷۸	۱۹۸۸	چک نمبر ۲۰ ضلع سرگودھا
۱۹۰	قاضی شفیق الرحمان	قاضی فضل حق	بھنگالی کھینگر، تحصیل گوجر خان، ضلع راولپنڈی	۱۹۷۸	۱۹۸۵	بھنگالی کھینگر،
۱۹۱	سید محمد آصف نعیم شاہ	سید حسین شاہ	لدھکی گورایہ، ضلع سیالکوٹ، تحصیل ڈسکہ	۱۹۷۹	۱۹۸۶	لدھکی گورایہ ضلع سیالکوٹ
۱۹۲	محمد تبریز	بقا محمد	خطیب تھری ملٹری پولیس راولپنڈی	۱۹۷۹	۱۹۸۶	سموں بس۔ ڈاک خانہ بڑا گراں ضلع جہلم
۱۹۳	مولانا حافظ محمد انور	تاج دین	بھلیر چک نمبر ۱۱۹ ضلع شیخوپورہ	۱۹۷۹	۱۹۸۶	بھلیر چک نمبر ۱۱۹ ضلع شیخوپورہ
۱۹۴	مولانا صاحبزادہ محمد سعید	سعید احمد	دربار شریف، ضلع اٹک	۱۹۷۹	۱۹۸۷	دربار شریف، اٹک
۱۹۵	محمد اشرف	صالح محمد	۴ لائٹ میڈیم رجمنٹ آرٹلری سیالکوٹ کینٹ	۱۹۷۹	۱۹۸۷	چکرا مداس

Marfat.com

نمبر شمار	نام	ولدیت	پتہ	سن داخلہ	سن فراغت	آبائی مقام
۱۹۶	امیر عبد اللہ خان	حاجی دوست محمد خان	دار العلوم ضیاء القرآن ۔ موضع فاضل ۔ ضلع بھکر	۱۹۷۹	۱۹۸۷	فاضل ۔ ضلع بھکر
۱۶۰	سید محمد اقبال شاہ	سید محمد حسین شاہ	دار العلوم ضیاء القرآن موضع فاضل ضلع بھکر	۱۹۷۹	۱۹۹۰	ڈھنگ ۔ ضلع میانوالی
۱۹۸	محمد صدیق بٹ	غلام حیدر بٹ	ہاؤس ۵ ۱۵ اسٹریٹ ۴۷ ۱-۸ ۔ G ۔ اسلام آباد	۱۹۷۹	۱۹۸۸	اسلام آباد
۱۹۹	مولانا اللہ یار احمد حسن	حکیم احمد یار	دار العلوم محمدیہ غوثیہ خیابان کرم ۔ اسلام آباد	۱۹۷۹	۱۹۸۸	دودھن ۔ ضلع سرگودھا
۲۰۰	رضاء الدین صدیقی	قیام الدین	انٹرنیشنل اسلامک یونیورسٹی ۔ اسلام آباد	۱۹۷۹	۱۹۸۸	محلہ ڑبن پورہ واٹسن روڈ ۔ لاہور
۲۰۱	مولانا حافظ اللہ یار	حاجی غلام یسین	دار العلوم محمدیہ غوثیہ خیابان کرم اسلام آباد	۱۹۷۹	۱۹۸۸	للیانی ۔ ضلع سرگودھا
۲۰۲	احمد ابوبکر صدیق	قاری غلام محمد	آستانہ عالیہ شرق پور شریف ضلع شیخوپورہ	۱۹۷۹	۱۹۹۰	آستانہ عالیہ شرق پور شریف ضلع شیخوپورہ
۲۰۳	راؤ محمد وکیل	غلام نادر	داخلی ملیلہ تحصیل بھلوال ۔ ضلع سرگودھا	۱۹۸۰	۱۹۸۸	حویلی بیجر کی داخلی ملیلہ ۔ سرگودھا

Marfat.com

نمبر شمار	نام	ولدیت	پتہ	سن داخلہ	سن فراغت	آبائی مقام
۲۰۴	حافظ احمد شبیر	غلام علی	دارالعلوم ضیاء القرآن غوثیہ رضویہ سگھیل آباد ضلع چکوال	۱۹۷۹	۱۹۸۸	کھوڑہ ۔ ضلع خوشاب
۲۰۵	بختیار احمد بٹیل	محمد اکبر عصمت	محلہ اسلام پورہ ۔ ضلع سیالکوٹ	۱۹۷۹	۱۹۸۸	محلہ اسلام پورہ
۲۰۶	مولانا ظفر اقبال	غلام رسول	سٹوڈنٹ ایم اے عربی اسلامک انٹرنیشنل یونیورسٹی اسلام آباد	۱۹۸۰	۱۹۸۶	وٹو ۔ ضلع میانوالی
۲۰۷	حافظ محمد اسلم اعجاز	محمد اسماعیل	۵/ح حاجی عبدالحفیظ مدرس گورنمنٹ ہائی سکول موہڑہ شریف ضلع کوٹلی پوسٹ آفس نکیال A.K	۱۹۸۰	۱۹۸۷	دھروتی ۔ آزاد کشمیر
۲۰۸	مولانا محمد ایوب	صوبیدار محمد رمضان	بمقام پدھری سوہاوہ ضلع جہلم	۱۹۸۰	۱۹۸۸	ڈھوک مٹھین ۔ پدھری ضلع جہلم
۲۰۹	مولانا محمد حنیف انجم	حافظ نور محمد	۴۰۵/گ ب تحصیل جڑانوالہ ضلع فیصل آباد	۱۹۸۰	۱۹۸۸	۴۰۵/گ ب ۔ ضلع فیصل آباد
۲۱۰	محمد فاروق الاسلام	سید ظہور علی شاہ	آستانہ عالیہ چورہ شریف ۔ ضلع اٹک	۱۹۸۱	۱۹۸۷	چورہ شریف

Marfat.com

نمبر شمار	نام	ولدیت	پتہ	سن داخلہ	سن فراغت	آبائی مقام
۲۱۱	محمد کریم خان	افسر خان	پرانچ آفس لنگ پوٹ پوسٹ آفس پلندری A-K ضلع پونچھ	۱۹۸۲	۱۹۸۷	لنگ پرٹ ۔ پلندری A-K
۲۱۲	محمد رؤف خان	میر حسین خان	پرانچ آفس لنگ پوٹ پوسٹ آفس پلندری ضلع پونچھ A-K	۱۹۸۲	۱۹۸۷	لنگ پوٹ پلندری A-K
۲۱۳	مولانا محمد خان محمد قادری چشتی	جام یار محمد	مرکزی جامع مسجد ملکوال ضلع گجرات	۱۹۸۴	۱۹۸۷	کوٹلہ پٹھان تحصیل خان پور ضلع رحیم یار خان
۲۱۴	مولانا محمد حنیف	غلام علی	بمقام و ڈاکخانہ دھریمہ ۵/۲ مرکزی جامع مسجد تحصیل شاہ پور ضلع سرگودھا	۱۹۶۲	۱۹۷۰	شریف تحصیل شاہ پور ضلع سرگودھا

Marfat.com

نمبر شمار	نام	ولدیت	پتہ	سن داخلہ	سن فراغت	آبائی مقام
۲۱۵	مولانا محمد اشرف صاحب	حافظ غوث صاحب	خطیب جامع مسجد پچانی تحصیل شاہ پور ضلع سرگودھا	۱۹۷۶	۱۹۷۹	پچانی تحصیل شاہ پور ضلع سرگودھا
۲۱۶	مولانا صاحب نور خان	سیف اللہ جان	دارالعلوم محمدیہ غوثیہ بھیرہ ضلع سرگودھا			وانڈہ زلو ضلع ڈیرہ اسماعیل خان
۲۱۷	مولانا فیض محمد شاہ جمالی	پیر محمد اکرم شاہ جمالی	ماتہ احمدانی ڈیرہ غازی خان	۱۹۷۹	۱۹۸۶	ماتہ احمدانی ڈیرہ غازی خان
۲۱۸	مولانا سید عبدالرزاق شاہ	سید محمد باقر شاہ	کوٹ گلا شریف تحصیل تلہ گنگ ضلع چکوال	۱۹۷۸	۱۹۸۷	کوٹ گلا شریف تحصیل تلہ گنگ ضلع چکوال
۲۱۹	مولانا افتخار احمد قریشی	عباس علی	نواں کوٹ قریشیاں نزد مڈھ رانجھا تحصیل بھلوال ضلع سرگودھا	۱۹۷۷	۱۹۸۶	نواں کوٹ قریشیاں نزد مڈھ رانجھا
۲۲۰	مولانا محمد اجمل	الحاج صاحب خان	چوکھنڈی شریف تحصیل تلہ گنگ ضلع چکوال	۱۹۷۷	۱۹۸۵	چوکھنڈی شریف تحصیل تلہ گنگ ضلع چکوال
۲۲۱	مولانا محمد عاقب	کرم علی	۵/۷ دارالعلوم چشتیہ غوثیہ منڈی بہاوالدین ضلع گجرات	۱۹۷۷	۱۹۸۳	شہیدانوالی نزد منڈی بہاوالدین ضلع گجرات

Marfat.com

نمبر شمار	نام	ولدیت	پتہ	سن داخلہ	سن فراغت	آبائی مقام
۲۲۲	مولانا محمد جمیل	اللہ دتہ	دارالعلوم محمدیہ غوثیہ سیالکوٹ کینٹ (صدر)	۱۹۷۹	۱۹۸۷	کارہ کلاں نزد گجرات
۲۲۳	مولانا فرخ سیر	شبیر احمد	کارہ کلاں نزد گجرات	۱۹۸۰	۱۹۸۷	کارہ کلاں نزد گجرات
۲۲۴	مولانا منظور احمد ملتانی	ملک رحیم بخش	دارالعلوم محمدیہ غوثیہ بھیرہ شریف ضلع سرگودھا			قصبہ مرطل نزد ملتان
۲۲۵	مولانا شبیر احمد سیالکوٹی	مولوی نور محمد	دارالعلوم ضیاء القرآن سعید آباد دوکن شریف بھمبر روڈ گجرات	۱۹۷۸	۱۹۸۷	P/O چپراڑ بمقام اکرام آباد تحصیل و ضلع سیالکوٹ
۲۲۶	مولانا صاحبزادہ عبدالعادل	پیر عبد الصبور	دربار حضرت لالہ جی اٹک شہر پوسٹ بکس نمبر ۱۹	۱۹۷۹	۱۹۸۷	دربار حضرت لالہ جی اٹک شہر پوسٹ بکس نمبر ۱۶
۲۲۷	شبیر حسین ربانی	S. H. RUBBANI 10, LEVEN ST 1/R GLASGOW G41 2JQ-UK PH- 041-424-371				
۲۲۸	محمد الیاس کشمیری					

Marfat.com

نمبر شمار	نام	ولدیت	پتہ
۲۲۹	مولانا غلام جیلانی		C/O C.M.ZARIF 9, ABERCROMBY AV - HIGH.WYECOMBE BLOCKS - UK H.P. 123 AX
۲۳۰	حافظ ارشد جمیل		M.A.JAMIL 53, PADDOCK ROAD NEA SDEN - LONDON - UK . NW2

Marfat.com

دارالعلوم محمدیہ غوثیہ

یہ ۱۹۵۷ء کا سال ہے قوم ایک طرف دس سالہ جشن آزادی پاکستان منا رہی ہے اور دوسری طرف جنگِ آزادی میں شہید ہونے والے مجاہدین کا خون ذی شعور افراد کو ذمہ داریوں کا احساس دلا رہا ہے۔ ان دل درمند کے مالک اصحاب میں سے ایک حضرت ضیاء الامت پیر محمد کرم شاہ صاحب الازھری بھی ہیں آپ بھی ملتِ اسلامیہ کو درپیش حالات کا جائزہ لے رہے ہیں اور اس سوچ میں منہمک کہ "امت" کی اس ڈگمگاتی ناؤ کو کیسے سہارا دیا جا سکتا ہے۔ مغرب سے درآمدہ نظریاتی یلغار کو کیسے روکا جا سکتا ہے جو اپنے دامن میں ہزاروں فتنے سمیٹے ہوئے ہے۔ خداوند قدوس نے بروقت آپکی رہنمائی فرمائی اور آپ نے مجاہدین جنگِ آزادی کے مبارک جشن کو حیات تازہ عطا کرنے کے لئے علماء کا ایک ایسا گروہ تیار کرنے کا ارادہ فرمایا جو ہر قسم کے باطل نظریات کا طلسم توڑ کر رکھ دے کیونکہ شہداء کے خون کا حقیقی صلہ درحقیقت اس نظریہ کا پرچار ہے جس کیلئے انہوں نے اپنی جانیں قربان کیں حضرت علامہ فرماتے ہیں :۔

میرے خاک و خوں سے تُو نے یہ جہاں کیا ہے پیدا
صلۂ شہید کیا ہے تب و تاب جاودانہ

چنانچہ اسی صد سالہ جشن جنگِ آزادی کے موقعہ پر آپ نے دارالعلوم محمدیہ غوثیہ کی نشاۃ ثانیہ کا آغاز کیا جس کا نصاب اس نہج پر مرتب کیا گیا کہ یہاں سے فارغ التحصیل علماء قدیم و جدید دونوں قسم کے علوم سے بہرہ ور ہوں تاکہ کسی ماحول میں بھی وہ احساسِ کمتری کا شکار نہ ہوں۔ کیونکہ دورِ جدید میں اسلام کی لَو کو مدھم کرنے

Marfat.com

کے لئے جو باطل نظریات جنم لے رہے ہیں ان کا تعلق زیادہ تر سیاسی اور معاشی نظریات سے ہے۔ اسی لئے حضرت ضیاء الامت نے دار العلوم کا نصاب مرتب کرتے وقت اپنے طلباء کے لئے معاشیات اور سیاسیات کی تعلیم بھی لازمی کر دی تھی۔ دار العلوم محمدیہ غوثیہ کے اندر طلباء کو درسِ نظامی کے ساتھ ساتھ فاضل عربی اور دورۂ حدیث شریف کے علاوہ بی۔ اے تک تعلیم مفت دی جاتی ہے۔

تفسیر ضیاء القرآن

حضرت ضیاء الامت مدظلہ العالی نے انیس ۱۹ سال کی طویل مدت میں پینتیس ۳۵ سو صفحات پر مشتمل قرآن کریم کی تفسیر پانچ جلدوں پر مکمل فرمائی ہے جسکو اردو زبان میں عہد حاضر کی بلند ترین تفسیر کہا جا سکتا ہے تفسیر ضیاء القرآن کیا ہے؟ اسکی خصوصیات کیا ہیں؟ اس بارے میں صرف چند اہل الرائے حضرات کی نگارشات پیشِ خدمت ہیں

"قرآن کریم ایک ایسی کتاب ہے جس میں ایک طرف تو خدا تعالیٰ کی واحدانیت کا پتہ چلتا ہے اور دوسری طرف حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی عظمت معلوم ہوتی ہے۔ دورِ حاضر کے بعض مفسرین نے عظمتِ رسالت کو ملحوظ نہیں رکھا۔ لیکن تفسیر ضیاء القرآن کا یہ طرۂ امتیاز ہے کہ اس میں جہاں دلائلِ توحید پر بڑی واضح بحثیں ملتی ہیں۔ وہاں عظمت رسالت بھی اپنی رعنائی کے ساتھ موجود ہے۔ درحقیقت یہ وہ تفسیر ہے جس سے صاحب قرآن کی عظمت واضح ہوتی ہے۔ پیر صاحب قابلِ صد مبارکباد ہیں کہ انہوں نے صاحب قرآن کی شخصیت کو اجاگر کرنے لئے خود اپنی شخصیت کو اس میں گم کر دیا ہے۔ "

شاہ فریدُ الحق

Marfat.com

"ضیاء الامت حضرت العلامہ پیر محمد کرم شاہ صاحب نے ضیاء القرآن تصنیف فرما کر نوجوان نسل خصوصاً طلباء پر احسانِ عظیم فرمایا ہے۔ لفظی تحقیق کے علاوہ ترجمہ اور تفسیر پڑھنے کے بعد انسان یہ محسوس کرتا ہے کہ یہ تفسیر عقل و عشق کا حسین امتزاج ہے۔ انہی خصوصیات سے متاثر ہو کر ہم نے ضیاء القرآن کو کراچی یونیورسٹی کے شعبۂ اسلامیات کی لائبریری کے لیے منظور کروایا ہے اور جن طلبا نے بھی اس کا مطالعہ کیا ہے، وہ بیحد متاثر ہوتے ہیں"

محمد شریف سیالوی

"اس تفسیر کی سب سے بڑی خوبی ترجمۂ قرآن ہے۔ ترجمہ کا یہ انداز بے مثال اور بے نظیر ہے۔ اور قرآن پاک کی ایک ایک آیت ایک ایک لفظ کو سمجھنے کے لئے نعمت غیر مترقبہ ہے۔ یوں معلوم ہوتا ہے کہ اس باب میں حق تعالیٰ نے خود حضرت پیر صاحب کی راہنمائی فرمائی ہے۔ یہ ترجمہ فی الحقیقت بامحاورہ اور تحت اللفظ تراجم کا حسین امتزاج ہے۔"

طالب ہاشمی

ماہنامہ اسلامی ضیائے حرم

قیام پاکستان کے بعد اُس وقت جبکہ پوری پاکستانی قوم ایک کشمکش کی زندگی بسر کر رہی تھی۔ دورِ ایوبی ختم ہو چکا تھا سرمایہ داری کی چکی میں پسی ہوئی قوم شدت درد سے کراہ رہی تھی اور نظریاتی طور پر ڈانواں ڈول۔ اشتراکیت کے سائے لمحہ بہ لمحہ گہرے ہوتے چلے جا رہے تھے۔ محمد عربی (فداہ ابی و امی) کی غیور قوم کو اشتراکی عیار روٹی کپڑا اور مکان کا جھانسہ دے کر اس کے غیر متزلزل عقائد میں رخنے ڈال رہے تھے کہ ضیاء الامت کی دور رس نگاہوں نے ان کے سر پر منڈلاتے ہوئے خطرات کو بھانپ لیا اور میدان صحافت میں ایک ماہنامہ فقر غیور اور عشق خود آگاہ کا نقیب بنا کر قوم کی نذر کیا۔

Marfat.com

جیسے اہل دل "ضیائے حرم" کے نام سے جانتے ہیں ضیائے حرم نے واقعی "فقر غیور" اور "عشقِ خود آگاہ" کا نقیب بن کر دکھایا اور سوشلزم کے امڈتے ہوئے سیلاب کے سامنے سدِ سکندری کا کام دیا۔

"ضیائے حرم" اکتوبر ۱۹۷۰ء میں حضرت ضیاء الامت اتحادِ بین المسلمین کے سلسلہ میں فرماتے کہ فیاضِ ازل نے جس کسی کو جو صلاحیت مرحمت فرمائی ہے اسے دین متین کی سربلندی کیلئے وقف کردے ضیائے حرم کے صفحات کو اپنی تحقیقی اور تعمیری کاوشوں سے رشکِ صدطور بنا دیں۔ ان میں اپنی نگارشات کے موتی سجا کر اپنی قوم کے نونہالو کی خدمت میں بطور ارمغاں پیش کریں۔ ہم ان عظمتوں کی نشاندھی کریں اور اپنے نوجوانوں کو ان رفعتوں کا پتہ بتائیں جو بندۂ مومن کی میراث ہیں دشتِ ظن وتخمین میں بھٹکنے والے آہو کو سوئے حرم لے چلیں۔ وہ عندلیبیں اور قمریاں جو کسی غلط فہمی کے باعث شاخ مغیلاں پر آشیاں بند ہو چکی ہیں، انہیں بتائیں کہ تمہارے بغیر چمن اداس ہے۔ غنچے اداس ہیں۔ کلیاں اداس ہیں۔ آؤ! اپنے گلشن میں آؤ اور اپنے روح پرور نغموں سے چمن کی فضا کو معمور کر دو۔ یہ ناچیز اپنے اِن بچھڑے ہوئے رفیقوں کو خصوصی طور پر دعوت دیتا ہے۔ جنہیں عقلِ سلیم، فہم رسا اور قلم معجز رقم کی انمول نعمتیں بخشی گئی ہیں کہ وہ آئیں اور اس ماہنامہ کے دامن کو اپنے علم وحکمت کے موتیوں سے تابدار بنائیں۔

تمت بالخیر

Marfat.com

Marfat.com

قرآن کتاب ہدایت ہے
قرآن مکمل ضابطۂ حیات ہے
قرآن ہماری دُنیوی اور اُخروی کامیابی کا ضامن ہے
آیئے قرآن کو سمجھنے اور اس پر عمل کرنے کی کوشش کریں،
پیر محمد کرم شاہ صاحب ازہری کی معرکہ آرا تفسیر

ضیاء القرآن

خوبصورت ترجمہ — بہترین تفسیر

فہم قرآن کا بہترین ذریعہ ہے

ترجمہ، جس کے ہر لفظ میں اعجاز قرآن کا حسن نظر آتا ہے۔
تفسیر: اہل دل کے لیے درد و سوز کا ارمغاں

ضیاء القرآن پبلی کیشنز، گنج بخش روڈ ○ لاہور

مکتبہ الکرم ۸۲- شاپنگ سنٹر کچہری چوک گجرات

Marfat.com

قرآن کتاب ہدایت ہے

قرآن مکمل ضابطۂ حیات ہے

قرآن ہماری دُنیوی اور اُخروی کامیابی کا ضامن ہے

آئیے قرآن کو سمجھنے اور اس پر عمل کرنے کی کوشش کریں،

پیر محمد کرم شاہ صاحب ازہری کی معرکہ آرا تفسیر

ضیاء القرآن

خوبصورت ترجمہ — بہترین تفسیر

فہم قرآن کا بہترین ذریعہ ہے

ترجمہ، جس کے ہر لفظ میں اعجازِ قرآن کا حسن نظر آتا ہے۔

تفسیر: اہل دل کے لیے درد و سوز کا ارمغاں

ضیاء القرآن پبلی کیشنز، گنج بخش روڈ ○ لاہور

مکتبہ الکرم ۸۲- شاپنگ سنٹر کچہری چوک گجرات

Marfat.com